بلوچستان بورڈ • BTBB • کوئٹہ

نویں جماعت اردو
مکمل کتاب نوٹس

9th Class Urdu Notes — Balochistan Board — Full Book Notes

یہ نوٹس بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ (BTBB) کی نویں جماعت اردو کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔
ہر سبق کا خلاصہ، مرکزی خیال اور اہم الفاظ اپنے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں،
اور ہر سبق کے آخر میں اصل مختصر سوالات، طویل سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔
نظموں اور غزلوں کی تشریح مرکزی خیال سے کی گئی ہے، اشعار نقل نہیں کیے گئے۔

zahidenotes.com
نویں جماعت • اردو • بلوچستان بورڈ (بی آئی ایس ای کوئٹہ)

کتاب کے بارے میں اور امتحانی خاکہ

یہ نوٹس بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ (BTBB) کی نویں جماعت اردو کی کتاب پر مبنی ہیں۔ کتاب میں نثر کے دس اسباق، حمد و نعت، چار نظمیں اور چار غزل گو شعرا شامل ہیں۔ ہر سبق میں خلاصہ، مرکزی خیال، اہم الفاظ، مختصر سوالات، طویل سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔ قواعد و انشا کا حصہ کتاب کے آخر میں شامل ہے۔

امتحانی خاکہ (پیپر پیٹرن)

> **کل نمبر 75:** نویں جماعت اردو کا پرچہ بی آئی ایس ای کوئٹہ کے تحت کل 75 نمبر کا ہوتا ہے۔ یہ کل نمبر بورڈ کے ترمیم شدہ نصاب برائے ایس ایس سی اول (جماعت نہم) کے نوٹیفکیشن نمبر BBISE/DD(R)/Misc:/164-QB/2026 مورخہ 30 جون 2026 سے لیا گیا ہے، جو تیسرے فریق کے ذریعے نقل شدہ ہے — اسے سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہ سمجھا جائے۔ پرچے کے حصوں کی تفصیلی تقسیم (معروضی، مختصر اور طویل سوالات کے نمبر) بورڈ کے ماڈل پرچے سے تصدیق کریں؛ پنجاب بورڈ کی تقسیم بلوچستان پر لاگو نہ کریں۔

پیپر میں نثر کے اسباق اور نظم و غزل کی تشریح، مختصر سوالات، خلاصہ، مرکزی خیال اور قواعد و انشا (مضمون، خط یا درخواست، مکالمہ، محاورے، واحد جمع، مترادف و متضاد) شامل ہوتے ہیں۔ بورڈ نے ایس ایس سی اول کے لیے نیا نصاب اور ماڈل پرچے جاری کیے ہیں، اس لیے تیاری کتاب اور بورڈ کے تازہ ماڈل پرچے کے مطابق کریں۔

فہرست — کتاب کے اسباق

1	اسلام میں گداگری	نثر
2	ہجرتِ نبوی	نثر
3	سیرِ زندگی	نثر
4	ایثار	نثر
5	کراچی کی توتا کہانی	نثر
6	مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ	نثر
7	شہید	نثر
8	نام دیو مالی	نثر
9	مردہ	نثر
10	خطوطِ غالب	نثر
11	حمد	حمد و ثنا
12	نعت	مدحِ رسول ﷺ
13	برسات کی بہاریں	نظم
14	پیوستہ رہ شجر سے	نظم — علامہ اقبال
15	نمودِ سحر	نظم
16	دنیا	نظم
17	میر تقی میر	غزل
18	خواجہ حیدر علی آتش	غزل
19	مرزا غالب	غزل
20	بہادر شاہ ظفر	غزل

حصہ نثر: اسباق 1 تا 10 • حصہ نظم: اسباق 11 تا 16 • حصہ غزل: اسباق 17 تا 20

نوٹ: نظموں اور غزلوں کے اشعار اس نوٹس میں نقل نہیں کیے گئے۔ ہر نظم و غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، اور سوالات اسی مرکزی خیال پر مبنی ہیں۔

سبق 1 — اسلام میں گداگری (نثر — مضمون)

خلاصہ

اس مضمون میں اسلام کی نظر میں گداگری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلام محنت کو عبادت کا درجہ دیتا ہے اور ہاتھ پھیلانے کو ناپسند کرتا ہے۔ جو شخص کام کرنے کی طاقت رکھتا ہو اسے محنت کرنی چاہیے، کیونکہ حلال روزی عزت کی علامت ہے۔ البتہ جو شخص واقعی مجبور ہو، بیمار ہو یا کام نہ کر سکتا ہو، اس کی مدد کرنا معاشرے کا فرض ہے۔ اسلام زکوٰۃ اور صدقے کے ذریعے غریبوں کی مدد کا نظام دیتا ہے، مگر پیشہ ور گداگری کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

مرکزی خیال

محنت اور حلال روزی اسلام کی تعلیم ہے؛ طاقت رکھنے والے کے لیے سوال کرنا ناپسندیدہ ہے اور مجبور کی مدد معاشرے کا فرض ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

گداگری — بھیک مانگنا، سوال کرنا • **محنت** — مشقت، کام کاج • **حلال روزی** — جائز طریقے سے کمائی گئی روزی • **زکوٰۃ** — مال کا مقررہ حصہ جو غریبوں کو دیا جاتا ہے • **صدقہ** — اللہ کی رضا کے لیے دیا گیا مال یا مدد

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: اسلام میں گداگری کے بارے میں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: اسلام محنت کو پسند کرتا ہے اور طاقت رکھنے والے کے لیے ہاتھ پھیلانا ناپسند کرتا ہے۔

سوال 2: حلال روزی کیوں اہم ہے؟

جواب: حلال روزی عزت کی علامت ہے اور اس سے انسان خوددار اور باوقار رہتا ہے۔

سوال 3: مجبور شخص کی مدد کرنا کس کا فرض ہے؟

جواب: مجبور، بیمار اور نادار شخص کی مدد کرنا پورے معاشرے کا فرض ہے۔

سوال 4: زکوٰۃ اور صدقے کا کیا مقصد ہے؟

جواب: زکوٰۃ اور صدقے کا مقصد غریبوں کی مدد کرنا اور دولت کو معاشرے میں گردش میں رکھنا ہے۔

سوال 5: پیشہ ور گداگری سے معاشرے کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: پیشہ ور گداگری سے محنت کی عزت کم ہوتی ہے اور لوگ کام کرنے کے بجائے بھیک پر انحصار کرنے لگتے ہیں۔

سبق 1 — اسلام میں گداگری (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اسلام میں گداگری مضمون کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ اسلام محنت کو عبادت کا درجہ دیتا ہے۔ جو شخص کام کر سکتا ہو اسے محنت کرنی چاہیے اور حلال روزی کمانی چاہیے۔ ہاتھ پھیلانا اسلام میں ناپسندیدہ ہے۔ البتہ جو شخص واقعی مجبور ہو اس کی مدد کرنا معاشرے کا فرض ہے اور اسلام نے زکوٰۃ و صدقے کا نظام اسی لیے دیا ہے۔ پیشہ ور گداگری کی اسلام حوصلہ شکنی کرتا ہے کیونکہ اس سے انسان کی خودداری ختم ہوتی ہے۔

سوال 2: محنت کی عظمت پر روشنی ڈالیں۔

محنت انسان کی عزت کی بنیاد ہے۔ جو شخص محنت کرتا ہے وہ خوددار ہوتا ہے اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسلام نے محنت کرنے والے کو اللہ کا دوست قرار دیا ہے۔ محنت سے نہ صرف روزی ملتی ہے بلکہ انسان کا کردار بھی مضبوط ہوتا ہے۔ جو قومیں محنت کرتی ہیں وہ ترقی کرتی ہیں، اور جو قومیں بھیک پر انحصار کرتی ہیں وہ پیچھے رہ جاتی ہیں۔

سبق 1 — اسلام میں گداگری (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اسلام کس چیز کو عبادت کا درجہ دیتا ہے؟
(الف) بھیک مانگنے کو (ب) محنت کو (ج) آرام کرنے کو (د) سونا کو

سوال 2: طاقت رکھنے والے کے لیے سوال کرنا کیسا ہے؟
(الف) پسندیدہ (ب) ناپسندیدہ (ج) ضروری (د) فرض

سوال 3: حلال روزی کس کی علامت ہے؟
(الف) عزت کی (ب) غربت کی (ج) کمزوری کی (د) لالچ کی

سوال 4: مجبور کی مدد کرنا کس کا فرض ہے؟
(الف) صرف حکومت کا (ب) پورے معاشرے کا (ج) کسی کا نہیں (د) صرف امیروں کا

سوال 5: زکوٰۃ کا مقصد کیا ہے؟
(الف) غریبوں کی مدد کرنا (ب) دولت جمع کرنا (ج) شہرت پانا (د) طاقت حاصل کرنا

سوال 6: پیشہ ور گداگری سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) محنت کی عزت بڑھتی ہے (ب) محنت کی عزت کم ہوتی ہے (ج) دولت بڑھتی ہے (د) علم بڑھتا ہے

سوال 7: خودداری کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اپنی عزتِ نفس قائم رکھنا (ب) دوسروں پر انحصار کرنا (ج) بھیک مانگنا (د) سستی کرنا

سوال 8: صدقہ کس لیے دیا جاتا ہے؟
(الف) اللہ کی رضا کے لیے (ب) شہرت کے لیے (ج) دکھاوے کے لیے (د) ڈر کے لیے

سوال 9: محنت کرنے والا شخص کیسا ہوتا ہے؟
(الف) خوددار اور باوقار (ب) کمزور اور بے عزت (ج) سست اور کاہل (د) مغرور

سوال 10: اس مضمون کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) محنت کرو اور مجبور کی مدد کرو (ب) بھیک مانگو (ج) آرام کرو (د) دولت جمع کرو

جوابات کی کلید

1۔ (ب) محنت کو 2۔ (ب) ناپسندیدہ 3۔ (الف) عزت کی 4۔ (ب) پورے معاشرے کا 5۔ (الف) غریبوں کی مدد کرنا 6۔ (ب) محنت کی عزت کم ہوتی ہے 7۔ (الف) اپنی عزتِ نفس قائم رکھنا 8۔ (الف) اللہ کی رضا کے لیے 9۔ (الف) خوددار اور باوقار 10۔ (الف) محنت کرو اور مجبور کی مدد کرو

سبق 2 — ہجرتِ نبوی (ثر — سیرت)

خلاصہ

اس سبق میں رسول اکرم ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کا ذکر ہے۔ جب مکہ میں مسلمانوں پر ظلم بڑھ گیا تو اللہ کے حکم سے رسول اکرم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ یہ سفر بڑی مشقت اور خطرات سے بھرا تھا، مگر آپ ﷺ نے صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کی اور مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ ہجرت نے اسلام کی تاریخ میں نیا موڑ دیا اور مسلمانوں کو ایک منظم معاشرہ بنانے کا موقع ملا۔

مرکزی خیال

ہجرت صبر، قربانی اور اللہ پر توکل کی عظیم مثال ہے؛ اس سے مسلمانوں کو مدینہ میں ایک نیا منظم معاشرہ قائم کرنے کا موقع ملا۔

اہم الفاظ اور معانی

ہجرت — ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کی رضا کے لیے منتقل ہونا • **مہاجرین** — وہ لوگ جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے • **انصار** — مدینہ کے وہ مسلمان جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی • **مواخات** — مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ • **استقامت** — مشکل میں ثابت قدم رہنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: ہجرتِ نبوی کب اور کیوں ہوئی؟

جواب: جب مکہ میں مسلمانوں پر ظلم بڑھ گیا تو اللہ کے حکم سے رسول اکرم ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔

سوال 2: انصار کسے کہتے ہیں؟

جواب: مدینہ کے ان مسلمانوں کو انصار کہتے ہیں جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی اور انہیں اپنے گھروں میں جگہ دی۔

سوال 3: مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ نے سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کی اور مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

سوال 4: ہجرت سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا؟

جواب: ہجرت سے مسلمانوں کو ظلم سے نجات ملی اور مدینہ میں ایک منظم اسلامی معاشرہ قائم کرنے کا موقع ملا۔

سوال 5: ہجرت ہمیں کیا سبق دیتی ہے؟

جواب: ہجرت ہمیں صبر، قربانی، توکل اور بھائی چارے کا سبق دیتی ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: ہجرتِ نبوی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جب مکہ میں مسلمانوں پر ظلم بڑھ گیا تو رسول اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ یہ سفر خطرات سے بھرا تھا مگر آپ ﷺ نے صبر اور توکل کا مظاہرہ کیا۔ مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ نے مسجد بنائی اور مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ ہجرت نے اسلام کی تاریخ میں نیا موڑ دیا اور مسلمانوں کو ایک منظم معاشرہ بنانے کا موقع دیا۔

سوال 2: مواخات کی اہمیت بیان کریں۔

مواخات یعنی مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ ہجرت کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔ انصار نے اپنے گھر، مال اور جائیداد میں مہاجرین کو شریک کر لیا۔ اس سے مسلمانوں میں ایسی محبت پیدا ہوئی جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ مواخات نے ثابت کیا کہ اسلامی معاشرہ خون کے رشتے سے نہیں بلکہ ایمان اور محبت کے رشتے سے جڑا ہوتا ہے۔

سبق 2 — ہجرتِ نبوی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: ہجرت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سیر و سیاحت (ب) اللہ کی رضا کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا (ج) تجارت کرنا (د) سفر کرنا

سوال 2: رسول اکرم ﷺ نے کس شہر کی طرف ہجرت فرمائی؟

(الف) طائف (ب) مدینہ (ج) یمن (د) شام

سوال 3: مہاجرین کسے کہتے ہیں؟

(الف) مدینہ کے رہنے والوں کو (ب) مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے والوں کو (ج) تاجروں کو (د) مسافروں کو

سوال 4: انصار نے مہاجرین کی کیسے مدد کی؟

(الف) انہیں گھروں میں جگہ دی اور مال میں شریک کیا (ب) انہیں واپس بھیج دیا (ج) ان سے لڑائی کی (د) انہیں نظر انداز کیا

سوال 5: مدینہ میں سب سے پہلے کیا تعمیر ہوا؟

(الف) محل (ب) مسجد (ج) بازار (د) قلعہ

سوال 6: مواخات کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بھائی چارہ قائم کرنا (ب) جنگ کرنا (ج) تجارت کرنا (د) سفر کرنا

سوال 7: ہجرت میں سب سے نمایاں خوبی کیا تھی؟

(الف) صبر اور توکل (ب) جلد بازی (ج) ڈر (د) غصہ

سوال 8: ہجرت سے اسلام کو کیا ملا؟

(الف) ایک منظم معاشرہ (ب) کمزوری (ج) تفرقہ (د) غربت

سوال 9: استقامت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) مشکل میں ثابت قدم رہنا (ب) بھاگ جانا (ج) ہار مان لینا (د) خاموش رہنا

سوال 10: ہجرت کا بنیادی سبق کیا ہے؟

(الف) صبر، قربانی اور بھائی چارہ (ب) دولت جمع کرنا (ج) شہرت پانا (د) آرام کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) اللہ کی رضا کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا 2۔ (ب) مدینہ 3۔ (ب) مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے والوں کو 4۔ (الف) انہیں گھروں میں جگہ دی اور مال میں شریک کیا 5۔ (ب) مسجد 6۔ (الف) بھائی چارہ قائم کرنا 7۔ (الف) صبر اور توکل 8۔ (الف) ایک منظم معاشرہ 9۔ (الف) مشکل میں ثابت قدم رہنا 10۔ (الف) صبر، قربانی اور بھائی چارہ

سبق 3 — سیرِ زندگی (نثر — مضمون)

خلاصہ

اس مضمون میں زندگی کو ایک سفر اور سیر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ انسان کی زندگی میں بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے مختلف مراحل آتے ہیں، ہر مرحلے کی اپنی خوشیاں اور اپنی ذمہ داریاں ہیں۔ زندگی کی سیر میں کبھی خوشگوار منظر آتے ہیں اور کبھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دانشمند انسان وہ ہے جو ہر حالت میں صبر کرے، وقت کی قدر کرے اور دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ زندگی کی اصل خوبصورتی نیک اعمال اور اچھے اخلاق میں ہے۔

مرکزی خیال

زندگی ایک سفر ہے جس کے ہر مرحلے کی اپنی ذمہ داری ہے؛ وقت کی قدر، صبر اور اچھے اخلاق ہی اس سفر کی اصل دولت ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

سیر — سفر، چہل قدمی، زندگی کا سفر • **مرحلہ** — منزل کا حصہ، زندگی کا دور • **صبر** — مشکل میں برداشت اور ثابت قدمی • **دانشمند** — عقل مند، سمجھدار • **قدر** — اہمیت، قیمت

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: زندگی کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: زندگی کو ایک سفر اور سیر سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال 2: زندگی کے کون سے مراحل آتے ہیں؟

جواب: زندگی میں بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے مراحل آتے ہیں۔

سوال 3: دانشمند انسان کون ہوتا ہے؟

جواب: دانشمند انسان وہ ہے جو ہر حالت میں صبر کرے، وقت کی قدر کرے اور دوسروں سے اچھا سلوک کرے۔

سوال 4: زندگی کی اصل خوبصورتی کس میں ہے؟

جواب: زندگی کی اصل خوبصورتی نیک اعمال اور اچھے اخلاق میں ہے۔

سوال 5: وقت کی قدر کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: وقت گزر جانے پر واپس نہیں آتا، اس لیے اسے اچھے کاموں میں لگانا ضروری ہے۔

سبق 3 — سیرِ زندگی (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: سیرِ زندگی مضمون کا خلاصہ لکھیں۔

اس مضمون میں زندگی کو ایک سفر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ انسان کی زندگی میں بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے مراحل آتے ہیں اور ہر مرحلے کی اپنی خوشیاں اور ذمہ داریاں ہیں۔ اس سفر میں کبھی خوشگوار منظر آتے ہیں اور کبھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دانشمند انسان ہر حالت میں صبر کرتا ہے، وقت کی قدر کرتا ہے اور دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ زندگی کی اصل خوبصورتی نیک اعمال اور اچھے اخلاق میں ہے۔

سوال 2: وقت کی قدر کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے کیونکہ جو وقت گزر جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا۔ جو طالب علم وقت کی قدر کرتا ہے وہ پڑھائی میں کامیاب ہوتا ہے اور جو وقت ضائع کرتا ہے وہ پیچھے رہ جاتا ہے۔ وقت کو اچھے کاموں، علم حاصل کرنے اور دوسروں کی خدمت میں لگانا چاہیے۔ وقت کی قدر ہی کامیاب زندگی کی پہلی شرط ہے۔

سبق 3 — سیرِ زندگی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: زندگی کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(الف) ایک سفر سے (ب) ایک کھیل سے (ج) ایک جنگ سے (د) ایک خواب سے

سوال 2: زندگی کے مراحل کون سے ہیں؟

(الف) بچپن، جوانی، بڑھاپا (ب) صرف جوانی (ج) صرف بچپن (د) صرف بڑھاپا

سوال 3: دانشمند انسان کی پہچان کیا ہے؟

(الف) صبر اور وقت کی قدر (ب) غصہ اور جلد بازی (ج) سستی (د) لالچ

سوال 4: زندگی کی اصل خوبصورتی کس میں ہے؟

(الف) دولت میں (ب) نیک اعمال اور اچھے اخلاق میں (ج) شہرت میں (د) طاقت میں

سوال 5: وقت کی کیا خصوصیت ہے؟

(الف) گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا (ب) وقت رک جاتا ہے (ج) وقت خریدا جا سکتا ہے (د) وقت بے کار ہے

سوال 6: مشکلات کا سامنا کیسے کرنا چاہیے؟

(الف) صبر سے (ب) گھبرا کر (ج) بھاگ کر (د) غصہ کر کے

سوال 7: مرحلہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) منزل کا حصہ، زندگی کا دور (ب) کوئی کھیل (ج) کوئی جگہ (د) کوئی شخص

سوال 8: جوانی کی سب سے بڑی ذمہ داری کیا ہے؟

(الف) علم حاصل کرنا اور اچھا کردار بنانا (ب) صرف کھیلنا (ج) آرام کرنا (د) سونا

سوال 9: سیر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سفر اور چہل قدمی (ب) دوڑنا (ج) بیٹھنا (د) لڑنا

سوال 10: اس مضمون کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) وقت کی قدر کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ (ب) وقت ضائع کرو (ج) دوسروں سے لڑو (د) سستی کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) ایک سفر سے 2۔ (الف) بچپن، جوانی، بڑھاپا 3۔ (الف) صبر اور وقت کی قدر 4۔ (ب) نیک اعمال اور اچھے اخلاق میں 5۔ (الف) گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا 6۔ (الف) صبر سے 7۔ (الف) منزل کا حصہ، زندگی کا دور 8۔ (الف) علم حاصل کرنا اور اچھا کردار بنانا 9۔ (الف) سفر اور چہل قدمی 10۔ (الف) وقت کی قدر کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ

سبق 4 — ایثار (نثر — اخلاقی مضمون)

خلاصہ

اس مضمون میں ایثار کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ ایثار کا مطلب ہے اپنی ضرورت اور خواہش کو دوسروں کی ضرورت پر قربان کر دینا۔ جو انسان دوسروں کی بھلائی کے لیے اپنی خوشی قربان کرتا ہے وہی سچا انسان ہے۔ تاریخ میں ایثار کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں، جن میں انصار کا مہاجرین کے لیے اپنے مال میں شریک ہونا سب سے روشن مثال ہے۔ ایثار سے معاشرے میں محبت، بھائی چارہ اور امن پیدا ہوتا ہے، جبکہ خود غرضی سے نفرت اور تفرقہ بڑھتا ہے۔

مرکزی خیال

ایثار اپنی خواہش کو دوسروں کی ضرورت پر قربان کرنے کا نام ہے؛ اسی سے معاشرے میں محبت، بھائی چارہ اور امن پیدا ہوتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

ایثار — اپنی ضرورت کو دوسروں کی ضرورت پر قربان کرنا • **خود غرضی** — صرف اپنے فائدے کی فکر کرنا • **قربانی** — دوسروں کے لیے اپنا فائدہ چھوڑ دینا • **بھائی چارہ** — آپس کی محبت اور اتحاد • **انصار** — مدینہ کے مسلمان جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: ایثار کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنی ضرورت اور خواہش کو دوسروں کی ضرورت پر قربان کرنے کو ایثار کہتے ہیں۔

سوال 2: ایثار کی سب سے روشن مثال کون سی ہے؟

جواب: انصار کا مہاجرین کے لیے اپنے مال اور گھروں میں شریک ہونا ایثار کی روشن مثال ہے۔

سوال 3: ایثار سے معاشرے کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: ایثار سے معاشرے میں محبت، بھائی چارہ اور امن پیدا ہوتا ہے۔

سوال 4: خود غرضی سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: خود غرضی سے نفرت، تفرقہ اور لڑائی جھگڑا بڑھتا ہے۔

سوال 5: سچا انسان کون ہے؟

جواب: سچا انسان وہ ہے جو دوسروں کی بھلائی کے لیے اپنی خوشی قربان کرے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: ایثار مضمون کا خلاصہ لکھیں۔

اس مضمون میں ایثار کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ ایثار کا مطلب ہے اپنی ضرورت کو دوسروں کی ضرورت پر قربان کر دینا۔ جو انسان دوسروں کی بھلائی کے لیے اپنی خوشی قربان کرتا ہے وہی سچا انسان ہے۔ انصار کا مہاجرین کے لیے مال میں شریک ہونا ایثار کی روشن مثال ہے۔ ایثار سے معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے، جبکہ خود غرضی سے نفرت اور تفرقہ بڑھتا ہے۔

سوال 2: ایثار اور خود غرضی میں فرق واضح کریں۔

ایثار کرنے والا انسان دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے، اس سے محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ خود غرض انسان صرف اپنے فائدے کی فکر کرتا ہے، دوسروں کا خیال نہیں کرتا، اس سے نفرت اور تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ ایثار کرنے والا معاشرے میں عزت پاتا ہے جبکہ خود غرض انسان سے لوگ دور ہو جاتے ہیں۔

سبق 4 — ایثار (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: ایثار کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اپنی خواہش کو دوسروں پر قربان کرنا (ب) صرف اپنا فائدہ دیکھنا (ج) دولت جمع کرنا (د) آرام کرنا

سوال 2: ایثار کی روشن مثال کیا ہے؟

(الف) انصار کا مہاجرین سے مال میں شریک ہونا (ب) دولت جمع کرنا (ج) جنگ کرنا (د) سفر کرنا

سوال 3: ایثار سے معاشرے میں کیا پیدا ہوتا ہے؟

(الف) محبت اور بھائی چارہ (ب) نفرت اور تفرقہ (ج) لڑائی (د) خوف

سوال 4: خود غرضی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

(الف) محبت بڑھتی ہے (ب) نفرت اور تفرقہ بڑھتا ہے (ج) امن آتا ہے (د) خوشی ملتی ہے

سوال 5: سچا انسان کون ہے؟

(الف) جو دوسروں کے لیے قربانی دے (ب) جو صرف اپنے لیے جیے (ج) جو دولت جمع کرے (د) جو آرام کرے

سوال 6: قربانی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دوسروں کے لیے اپنا فائدہ چھوڑ دینا (ب) اپنا فائدہ دیکھنا (ج) دوسروں سے لینا (د) چھپانا

سوال 7: بھائی چارہ کس سے پیدا ہوتا ہے؟

(الف) ایثار سے (ب) خود غرضی سے (ج) لڑائی سے (د) حسد سے

سوال 8: ایثار کرنے والے کو معاشرہ کیسے دیکھتا ہے؟

(الف) عزت سے (ب) نفرت سے (ج) مذاق سے (د) بے پروائی سے

سوال 9: خود غرضی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) صرف اپنے فائدے کی فکر کرنا (ب) دوسروں کی مدد کرنا (ج) قربانی دینا (د) محبت کرنا

سوال 10: اس مضمون کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) دوسروں کی بھلائی کے لیے قربانی دو (ب) صرف اپنا فائدہ دیکھو (ج) دولت جمع کرو (د) آرام کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) اپنی خواہش کو دوسروں پر قربان کرنا 2۔ (الف) انصار کا مہاجرین سے مال میں شریک ہونا 3۔ (الف) محبت اور بھائی چارہ 4۔ (ب) نفرت اور تفرقہ بڑھتا ہے 5۔ (الف) جو دوسروں کے لیے قربانی دے 6۔ (الف) دوسروں کے لیے اپنا فائدہ چھوڑ دینا 7۔ (الف) ایثار سے 8۔ (الف) عزت سے 9۔ (الف) صرف اپنے فائدے کی فکر کرنا 10۔ (الف) دوسروں کی بھلائی کے لیے قربانی دو

سبق 5 — کراچی کی توتا کہانی (نثر — کہانی)

خلاصہ

یہ کہانی ایک طوطے کی زبانی کراچی کی زندگی کی تصویر پیش کرتی ہے۔ طوطا اپنے پنجرے سے شہر کی ہلچل، لوگوں کی مصروفیت، گاڑیوں کا شور اور روشنیوں کی چمک دیکھتا ہے۔ کہانی میں کراچی کی وسعت، اس کے لوگوں کی محنت اور شہر کے مسائل کی طرف ہلکے پھلکے انداز میں اشارہ کیا گیا ہے۔ طوطا آزادی کی خواہش کرتا ہے مگر ساتھ ہی انسانوں کی محبت اور دیکھ بھال کو بھی یاد کرتا ہے۔ کہانی کا پیغام یہ ہے کہ آزادی قیمتی ہے، مگر محبت اور ذمہ داری کے بغیر آزادی ادھوری ہے۔

مرکزی خیال

طوطے کی کہانی کراچی کی ہلچل اور اس کے لوگوں کی زندگی کی تصویر ہے؛ آزادی قیمتی ہے مگر محبت اور ذمہ داری کے بغیر ادھوری ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

توتا — ایک رنگ برنگا پرندہ جو بولنا سیکھ سکتا ہے • **پنجرہ** — پرندے کو رکھنے کا جال دار گھر • **ہلچل** — شور شرابہ، رونق، آمد و رفت • **وسعت** — بڑائی، پھیلاؤ • **طنز** — ہلکے پھلکے انداز میں خامی کی طرف اشارہ

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ کہانی کس کی زبانی بیان کی گئی ہے؟

جواب: یہ کہانی ایک طوطے کی زبانی بیان کی گئی ہے۔

سوال 2: طوطا پنجرے سے کیا دیکھتا ہے؟

جواب: طوطا پنجرے سے کراچی کی ہلچل، گاڑیوں کا شور اور روشنیوں کی چمک دیکھتا ہے۔

سوال 3: کہانی میں کراچی کی کس بات کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: کہانی میں کراچی کی وسعت، لوگوں کی محنت اور شہر کے مسائل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

سوال 4: طوطا کس چیز کی خواہش کرتا ہے؟

جواب: طوطا آزادی کی خواہش کرتا ہے۔

سوال 5: کہانی کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: آزادی قیمتی ہے مگر محبت اور ذمہ داری کے بغیر آزادی ادھوری ہے۔

سبق 5 — کراچی کی توتا کہانی (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کراچی کی توتا کہانی کا خلاصہ لکھیں۔

یہ کہانی ایک طوطے کی زبانی کراچی کی زندگی کی تصویر پیش کرتی ہے۔ طوطا اپنے پنجرے سے شہر کی ہلچل، لوگوں کی مصروفیت، گاڑیوں کا شور اور روشنیوں کی چمک دیکھتا ہے۔ کہانی میں کراچی کی وسعت اور اس کے لوگوں کی محنت کی طرف ہلکے پھلکے انداز میں اشارہ کیا گیا ہے۔ طوطا آزادی کی خواہش کرتا ہے مگر انسانوں کی محبت کو بھی یاد کرتا ہے۔ کہانی کا پیغام یہ ہے کہ آزادی قیمتی ہے مگر محبت اور ذمہ داری کے بغیر ادھوری ہے۔

سوال 2: کہانی میں طوطے کے ذریعے کیا پیغام دیا گیا ہے؟

طوطے کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ہر جاندار کو آزادی پسند ہے، مگر آزادی کا مطلب بے پروائی نہیں۔ انسانوں کی محبت اور دیکھ بھال بھی ایک نعمت ہے۔ کہانی ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں جانوروں کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا چاہیے اور آزادی و محبت کے درمیان توازن رکھنا چاہیے۔

سبق 5 — کراچی کی توتا کہانی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: کہانی کس کی زبانی ہے؟
(الف) ایک طوطے کی (ب) ایک بچے کی (ج) ایک بوڑھے کی (د) ایک تاجر کی

سوال 2: طوطا کہاں رہتا ہے؟
(الف) پنجرے میں (ب) جنگل میں (ج) دریا میں (د) پہاڑ پر

سوال 3: کہانی کس شہر کے بارے میں ہے؟
(الف) لاہور (ب) کراچی (ج) کوئٹہ (د) پشاور

سوال 4: طوطا کیا دیکھتا ہے؟
(الف) شہر کی ہلچل اور روشنیاں (ب) صرف اندھیرا (ج) صرف خاموشی (د) کچھ نہیں

سوال 5: طوطا کس چیز کی خواہش کرتا ہے؟
(الف) دولت کی (ب) آزادی کی (ج) شہرت کی (د) طاقت کی

سوال 6: کراچی کے لوگ کیسے ہیں؟
(الف) محنتی اور مصروف (ب) سست اور کاہل (ج) بے پروا (د) غیر ذمہ دار

سوال 7: ہلچل کا مطلب کیا ہے؟
(الف) شور شرابہ اور رونق (ب) خاموشی (ج) اندھیرا (د) سکون

سوال 8: کہانی کا انداز کیسا ہے؟
(الف) ہلکا پھلکا اور طنزیہ (ب) سخت اور تلخ (ج) خوفناک (د) اداس

سوال 9: طوطے کی کہانی ہمیں جانوروں سے کیسا سلوک سکھاتی ہے؟
(الف) رحم دلی کا سلوک (ب) سختی کا سلوک (ج) بے پروائی (د) ظلم

سوال 10: کہانی کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) آزادی محبت اور ذمہ داری کے ساتھ قیمتی ہے (ب) آزادی بے کار ہے (ج) پنجرہ بہتر ہے (د) محبت بے کار ہے

جوابات کی کلید

1۔ (الف) ایک طوطے کی 2۔ (الف) پنجرے میں 3۔ (ب) کراچی 4۔ (الف) شہر کی ہلچل اور روشنیاں 5۔ (ب) آزادی کی 6۔ (الف) محنتی اور مصروف 7۔ (الف) شور شرابہ اور رونق 8۔ (الف) ہلکا پھلکا اور طنزیہ 9۔ (الف) رحم دلی کا سلوک 10۔ (الف) آزادی محبت اور ذمہ داری کے ساتھ قیمتی ہے

سبق 6 — مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ (نثر — مضمون)

خلاصہ

اس مضمون میں اچھے اور برے دوستوں کے فرق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انسان کی شخصیت پر اس کے دوستوں کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اچھا دوست انسان کو اچھائی کی طرف لے جاتا ہے، پڑھائی میں مدد کرتا ہے اور مشکل وقت میں ساتھ دیتا ہے۔ برا دوست انسان کو بری عادتوں، سستی اور برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔ مضمون کا عنوان بتاتا ہے کہ دشمن سے بچنا آسان ہے مگر برے دوست سے بچنا مشکل ہے، اس لیے دوست کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

مرکزی خیال

دوست انسان کی شخصیت بناتا یا بگاڑتا ہے؛ اچھا دوست نعمت ہے اور برا دوست مصیبت، اس لیے دوست کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

صحبت — ساتھ رہنا، دوستوں کی مجلس • **عادت** — بار بار کرنے سے پختہ ہونے والا رویہ • **اثر** — کسی چیز کا دوسری پر پڑنے والا نقش • **انتخاب** — چناؤ، پسند کرنا • **نعمت** — اللہ کی دی ہوئی بھلائی

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: انسان کی شخصیت پر کس کا گہرا اثر پڑتا ہے؟

جواب: انسان کی شخصیت پر اس کے دوستوں کا گہرا اثر پڑتا ہے۔

سوال 2: اچھا دوست کیسا ہوتا ہے؟

جواب: اچھا دوست انسان کو اچھائی کی طرف لے جاتا ہے، پڑھائی میں مدد کرتا ہے اور مشکل میں ساتھ دیتا ہے۔

سوال 3: برا دوست کیا نقصان پہنچاتا ہے؟

جواب: برا دوست انسان کو بری عادتوں، سستی اور برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔

سوال 4: دوست کا انتخاب کیسے کرنا چاہیے؟

جواب: دوست کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

سوال 5: مضمون کا عنوان کیا سبق دیتا ہے؟

جواب: عنوان بتاتا ہے کہ برے دوست سے بچنا ضروری ہے کیونکہ برا دوست دشمن سے زیادہ نقصان دے سکتا ہے۔

سبق 6 — مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ مضمون کا خلاصہ لکھیں۔

اس مضمون میں اچھے اور برے دوستوں کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ انسان کی شخصیت پر دوستوں کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اچھا دوست انسان کو اچھائی کی طرف لے جاتا ہے اور مشکل میں ساتھ دیتا ہے۔ برا دوست انسان کو بری عادتوں اور برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔ دشمن سے بچنا آسان ہے مگر برے دوست سے بچنا مشکل ہے، اس لیے دوست کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

سوال 2: اچھے دوست کی خصوصیات بیان کریں۔

اچھا دوست سچ بولتا ہے، پڑھائی میں مدد کرتا ہے اور مشکل وقت میں ساتھ دیتا ہے۔ وہ دوست کو برے کاموں سے روکتا ہے اور اچھے کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ اچھا دوست کبھی دوست کا نقصان نہیں چاہتا اور اس کی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ ایسا دوست زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

سبق 6 — مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: انسان کی شخصیت پر کس کا اثر پڑتا ہے؟

(الف) دوستوں کا (ب) صرف کتابوں کا (ج) صرف کھانے کا (د) کسی کا نہیں

سوال 2: اچھا دوست کیا کرتا ہے؟

(الف) اچھائی کی طرف لے جاتا ہے (ب) برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے (ج) سستی سکھاتا ہے (د) جھوٹ سکھاتا ہے

سوال 3: برا دوست کس طرف لے جاتا ہے؟

(الف) اچھی عادتوں کی طرف (ب) بری عادتوں اور برے کاموں کی طرف (ج) پڑھائی کی طرف (د) محنت کی طرف

سوال 4: صحبت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ساتھ رہنا (ب) تنہا رہنا (ج) لڑنا (د) سونا

سوال 5: دوست کا انتخاب کیسے کرنا چاہیے؟

(الف) سوچ سمجھ کر (ب) جلد بازی سے (ج) دولت دیکھ کر (د) شہرت دیکھ کر

سوال 6: اچھا دوست مشکل وقت میں کیا کرتا ہے؟

(الف) ساتھ چھوڑ دیتا ہے (ب) ساتھ دیتا ہے (ج) مذاق اڑاتا ہے (د) دور ہو جاتا ہے

سوال 7: برا دوست دشمن سے زیادہ نقصان کیوں دیتا ہے؟

(الف) کیونکہ اس پر بھروسہ ہوتا ہے (ب) کیونکہ وہ دور ہوتا ہے (ج) کیونکہ وہ اجنبی ہوتا ہے (د) کیونکہ وہ کمزور ہوتا ہے

سوال 8: عادت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بار بار کرنے سے پختہ رویہ (ب) ایک دن کا کام (ج) کوئی کھیل (د) کوئی جگہ

سوال 9: اچھا دوست کس کی طرح ہوتا ہے؟

(الف) نعمت کی طرح (ب) مصیبت کی طرح (ج) بوجھ کی طرح (د) دشمن کی طرح

سوال 10: اس مضمون کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) دوست سوچ سمجھ کر چنو (ب) ہر کسی سے دوستی کرو (ج) دوستی سے دور رہو (د) دوستوں پر بھروسہ نہ کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) دوستوں کا 2۔ (الف) اچھائی کی طرف لے جاتا ہے 3۔ (ب) بری عادتوں اور برے کاموں کی طرف 4۔ (الف) ساتھ رہنا 5۔ (الف) سوچ سمجھ کر 6۔ (ب) ساتھ دیتا ہے 7۔ (الف) کیونکہ اس پر بھروسہ ہوتا ہے 8۔ (الف) بار بار کرنے سے پختہ رویہ 9۔ (الف) نعمت کی طرح 10۔ (الف) دوست سوچ سمجھ کر چنو

سبق 7 — شہید (نثر — مضمون)

خلاصہ

اس مضمون میں شہید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ شہید وہ ہے جو اللہ کی رضا، دین اور وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دے۔ شہید کی قربانی قوم کی زندگی کی ضمانت ہے؛ اسی کی قربانی سے ملک محفوظ رہتا ہے اور آنے والی نسلیں آزادی سے جیتی ہیں۔ شہید مرتا نہیں بلکہ زندہ رہتا ہے اور قوم کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ مضمون کا پیغام یہ ہے کہ ہمیں شہیدوں کی قربانیوں کی قدر کرنی چاہیے اور وطن سے محبت کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال

شہید دین اور وطن کے لیے جان قربان کرنے والا ہے؛ اس کی قربانی قوم کی زندگی کی ضمانت ہے اور وہ قوم کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

شہید — اللہ کی راہ اور وطن کے لیے جان دینے والا • **قربانی** — کسی مقصد کے لیے اپنی جان یا مال دینا • **وطن** — اپنا ملک، جائے پیدائش • **ضمانت** — بھروسہ، یقین • **قوم** — ایک ملک یا ملت کے لوگ

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: شہید کسے کہتے ہیں؟

جواب: شہید وہ ہے جو اللہ کی رضا، دین اور وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دے۔

سوال 2: شہید کی قربانی سے قوم کو کیا ملتا ہے؟

جواب: شہید کی قربانی سے ملک محفوظ رہتا ہے اور آنے والی نسلیں آزادی سے جیتی ہیں۔

سوال 3: شہید مرتا ہے یا زندہ رہتا ہے؟

جواب: شہید قوم کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

سوال 4: شہیدوں کی قربانیوں کی قدر کیسے کریں؟

جواب: شہیدوں کی قدر ان کی قربانی کو یاد رکھ کر، وطن سے محبت کر کے اور اچھا شہری بن کر کرنی چاہیے۔

سوال 5: اس مضمون کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: مضمون کا پیغام یہ ہے کہ وطن سے محبت کریں اور شہیدوں کی قربانیوں کی قدر کریں۔

سبق 7 — شہید (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: شہید مضمون کا خلاصہ لکھیں۔

اس مضمون میں شہید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ شہید وہ ہے جو اللہ کی رضا، دین اور وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دے۔ شہید کی قربانی قوم کی زندگی کی ضمانت ہے؛ اسی کی قربانی سے ملک محفوظ رہتا ہے اور آنے والی نسلیں آزادی سے جیتی ہیں۔ شہید مرتا نہیں بلکہ قوم کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ مضمون ہمیں سکھاتا ہے کہ شہیدوں کی قربانیوں کی قدر کریں اور وطن سے محبت کریں۔

سوال 2: وطن سے محبت کی اہمیت بیان کریں۔

وطن سے محبت ہر شہری کا فرض ہے۔ جس ملک میں ہم رہتے ہیں، جس کی مٹی میں ہم پلتے ہیں، اس سے محبت کرنا ہمارا فرض ہے۔ وطن سے محبت کا مطلب ہے اس کی حفاظت کرنا، اس کے قوانین کا احترام کرنا اور اس کی ترقی کے لیے محنت کرنا۔ شہیدوں نے وطن کے لیے جان دی، ہمیں ان کی قربانی کی قدر کرتے ہوئے اچھا شہری بننا چاہیے۔

سبق 7 — شہید (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: شہید کسے کہتے ہیں؟

(الف) وطن کے لیے جان دینے والا (ب) دولت جمع کرنے والا (ج) آرام کرنے والا (د) سفر کرنے والا

سوال 2: شہید کی قربانی سے کیا ملتا ہے؟

(الف) قوم کی زندگی کی ضمانت (ب) کمزوری (ج) تفرقہ (د) غربت

سوال 3: شہید قوم کے دلوں میں کیسا رہتا ہے؟

(الف) ہمیشہ زندہ (ب) بھولا ہوا (ج) نفرت والا (د) خوف والا

سوال 4: وطن کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اپنا ملک (ب) دوسرے کا ملک (ج) کوئی شہر (د) کوئی گاؤں

سوال 5: شہیدوں کی قدر کیسے کرنی چاہیے؟

(الف) ان کی قربانی یاد رکھ کر (ب) انہیں بھول کر (ج) ان کا مذاق اڑا کر (د) ان سے نفرت کر کے

سوال 6: قربانی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کسی مقصد کے لیے جان یا مال دینا (ب) دولت جمع کرنا (ج) آرام کرنا (د) سونا

سوال 7: آنے والی نسلیں آزادی سے کیوں جیتی ہیں؟

(الف) شہیدوں کی قربانی سے (ب) دولت سے (ج) شہرت سے (د) طاقت سے

سوال 8: وطن سے محبت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اس کی حفاظت اور ترقی کے لیے محنت (ب) اس سے دور رہنا (ج) اسے بھول جانا (د) اس سے نفرت کرنا

سوال 9: شہید کی موت کیسی ہوتی ہے؟

(الف) عزت والی موت (ب) بے عزتی والی (ج) عام موت (د) ڈر والی

سوال 10: اس مضمون کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) شہیدوں کی قدر کرو اور وطن سے محبت کرو (ب) وطن سے دور رہو (ج) قربانی سے ڈرو (د) محبت سے دور رہو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) وطن کے لیے جان دینے والا 2۔ (الف) قوم کی زندگی کی ضمانت 3۔ (الف) ہمیشہ زندہ 4۔ (الف) اپنا ملک 5۔ (الف) ان کی قربانی یاد رکھ کر 6۔ (الف) کسی مقصد کے لیے جان یا مال دینا 7۔ (الف) شہیدوں کی قربانی سے 8۔ (الف) اس کی حفاظت اور ترقی کے لیے محنت 9۔ (الف) عزت والی موت 10۔ (الف) شہیدوں کی قدر کرو اور وطن سے محبت کرو

سبق 8 — نام دیو مالی (نثر — کہانی)

خلاصہ

یہ کہانی نام دیو مالی کی ہے جو ایک نیک دل مالی تھا۔ وہ پودوں اور پھولوں سے بچوں کی طرح محبت کرتا تھا اور ان کی دیکھ بھال میں دن رات مصروف رہتا تھا۔ وہ غریبوں کو جڑی بوٹیاں مفت دیتا اور بیماروں کی مدد کرتا تھا۔ ایک دن شہد کی مکھیوں نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ زخمی ہو گیا، مگر اس نے پودوں کی خدمت نہیں چھوڑی۔ کہانی کا پیغام یہ ہے کہ جو انسان فطرت اور دوسروں سے محبت کرتا ہے وہی سچا انسان ہے، اور نیکی کا اجر اللہ ضرور دیتا ہے۔

مرکزی خیال

نام دیو مالی پودوں سے بچوں جیسی محبت کرنے والا نیک دل انسان تھا؛ فطرت اور انسانوں سے محبت ہی سچی انسانیت ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

مالی — باغ کی دیکھ بھال کرنے والا • **جڑی بوٹی** — دوائی کے کام آنے والا پودا • **فطرت** — قدرتی دنیا، پودے اور جانور • **نیک دل** — اچھے دل والا، مہربان • **خدمت** — دوسروں کی مدد اور دیکھ بھال

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نام دیو مالی کون تھا؟

جواب: نام دیو ایک نیک دل مالی تھا جو پودوں اور پھولوں سے بہت محبت کرتا تھا۔

سوال 2: وہ پودوں سے کیسی محبت کرتا تھا؟

جواب: وہ پودوں کی بچوں کی طرح دیکھ بھال کرتا تھا اور ان سے بہت محبت کرتا تھا۔

سوال 3: وہ غریبوں کی کیسے مدد کرتا تھا؟

جواب: وہ غریبوں کو جڑی بوٹیاں مفت دیتا تھا اور بیماروں کی مدد کرتا تھا۔

سوال 4: شہد کی مکھیوں نے اس پر حملہ کیوں کیا؟

جواب: کہانی میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن شہد کی مکھیوں نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ زخمی ہو گیا۔

سوال 5: کہانی کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: فطرت اور انسانوں سے محبت کرنا ہی سچی انسانیت ہے اور نیکی کا اجر ضرور ملتا ہے۔

سبق 8 — نام دیو مالی (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نام دیو مالی کہانی کا خلاصہ لکھیں۔

یہ کہانی نام دیو مالی کی ہے جو ایک نیک دل مالی تھا۔ وہ پودوں اور پھولوں سے بچوں کی طرح محبت کرتا تھا اور ان کی دیکھ بھال میں مصروف رہتا تھا۔ وہ غریبوں کو جڑی بوٹیاں مفت دیتا اور بیماروں کی مدد کرتا تھا۔ ایک دن شہد کی مکھیوں نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ زخمی ہو گیا، مگر اس نے پودوں کی خدمت نہیں چھوڑی۔ کہانی کا پیغام یہ ہے کہ جو انسان فطرت اور دوسروں سے محبت کرتا ہے وہی سچا انسان ہے۔

سوال 2: نام دیو مالی کے کردار سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

نام دیو مالی کے کردار سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو فطرت سے محبت کرنی چاہیے اور دوسروں کی بے لوث خدمت کرنی چاہیے۔ وہ غریب تھا مگر اس کے دل میں دوسروں کے لیے محبت تھی۔ وہ پودوں کی خدمت کو عبادت سمجھتا تھا۔ ہمیں بھی اپنے آس پاس کے لوگوں اور فطرت کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ نیکی کا اجر اللہ ضرور دیتا ہے۔

سبق 8 — نام دیو مالی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نام دیو مالی کون تھا؟

(الف) ایک نیک دل مالی (ب) ایک بادشاہ (ج) ایک تاجر (د) ایک سپاہی

سوال 2: وہ کس سے محبت کرتا تھا؟

(الف) پودوں اور پھولوں سے (ب) دولت سے (ج) شہرت سے (د) طاقت سے

سوال 3: وہ غریبوں کو کیا دیتا تھا؟

(الف) جڑی بوٹیاں مفت (ب) پیسے لے کر دوائی (ج) کچھ نہیں (د) صرف باتیں

سوال 4: مالی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) باغ کی دیکھ بھال کرنے والا (ب) دکان دار (ج) استاد (د) ڈاکٹر

سوال 5: شہد کی مکھیوں نے کیا کیا؟

(الف) اس پر حملہ کر دیا (ب) اسے پھول دیے (ج) اس سے بات کی (د) اسے چھوڑ دیا

سوال 6: نام دیو زخمی ہو کر بھی کیا کرتا رہا؟

(الف) پودوں کی خدمت (ب) آرام کرتا رہا (ج) غصہ کرتا رہا (د) بھاگ گیا

سوال 7: جڑی بوٹی کس کام آتی ہے؟

(الف) دوائی کے کام (ب) کھانے کے کام (ج) کپڑے کے کام (د) گھر بنانے کے کام

سوال 8: فطرت سے محبت کرنا کیا ہے؟

(الف) سچی انسانیت (ب) بے وقوفی (ج) فضول کام (د) کمزوری

سوال 9: نیکی کا اجر کون دیتا ہے؟

(الف) اللہ (ب) انسان (ج) حکومت (د) کوئی نہیں

سوال 10: کہانی کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) فطرت اور انسانوں سے محبت کرو (ب) دولت جمع کرو (ج) آرام کرو (د) دوسروں سے نفرت کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) ایک نیک دل مالی 2۔ (الف) پودوں اور پھولوں سے 3۔ (الف) جڑی بوٹیاں مفت 4۔ (الف) باغ کی دیکھ بھال کرنے والا 5۔ (الف) اس پر حملہ کر دیا 6۔ (الف) پودوں کی خدمت 7۔ (الف) دوائی کے کام 8۔ (الف) سچی انسانیت 9۔ (الف) اللہ 10۔ (الف) فطرت اور انسانوں سے محبت کرو

سبق 9 — مردہ (نثر — افسانہ)

خلاصہ

یہ افسانہ موت اور انسانی زندگی کے بارے میں گہری سوچ پیش کرتا ہے۔ کہانی میں ایک مردہ شخص کے گرد لوگوں کے رویوں کو دکھایا گیا ہے۔ کچھ لوگ دکھ کا اظہار کرتے ہیں، کچھ رسم نبھاتے ہیں اور کچھ اپنے مفاد کی فکر کرتے ہیں۔ افسانہ ہمیں بتاتا ہے کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور انسان کو اس کی تیاری کرنی چاہیے۔ زندگی کی اصل قدر نیک اعمال اور دوسروں کے ساتھ اچھے سلوک میں ہے، کیونکہ موت کے بعد صرف انسان کے اچھے کام ہی یاد رکھے جاتے ہیں۔

مرکزی خیال

موت ایک اٹل حقیقت ہے؛ انسان کے اچھے اعمال اور اچھا سلوک ہی موت کے بعد یاد رکھے جاتے ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

افسانہ — مختصر کہانی جو زندگی کی کسی حقیقت کو بیان کرے • **مردہ** — وہ شخص جس کی موت ہو چکی ہو • **اٹل** — جسے ٹالا نہ جا سکے، یقینی • **رسم** — رواج، عادت • **مفاد** — اپنا فائدہ

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: افسانہ کس موضوع پر ہے؟

جواب: افسانہ موت اور انسانی زندگی کے بارے میں گہری سوچ پیش کرتا ہے۔

سوال 2: موت کے بارے میں افسانہ کیا بتاتا ہے؟

جواب: افسانہ بتاتا ہے کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور انسان کو اس کی تیاری کرنی چاہیے۔

سوال 3: لوگ مردہ شخص کے گرد کیسے رویے دکھاتے ہیں؟

جواب: کچھ لوگ دکھ کا اظہار کرتے ہیں، کچھ رسم نبھاتے ہیں اور کچھ اپنے مفاد کی فکر کرتے ہیں۔

سوال 4: موت کے بعد انسان کی کیا چیز یاد رکھی جاتی ہے؟

جواب: موت کے بعد انسان کے اچھے کام اور اچھا سلوک یاد رکھا جاتا ہے۔

سوال 5: افسانے کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: زندگی کی اصل قدر نیک اعمال اور دوسروں کے ساتھ اچھے سلوک میں ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: مردہ افسانے کا خلاصہ لکھیں۔

یہ افسانہ موت اور انسانی زندگی کے بارے میں گہری سوچ پیش کرتا ہے۔ کہانی میں ایک مردہ شخص کے گرد لوگوں کے رویوں کو دکھایا گیا ہے۔ کچھ لوگ دکھ کا اظہار کرتے ہیں، کچھ رسم نبھاتے ہیں اور کچھ اپنے مفاد کی فکر کرتے ہیں۔ افسانہ ہمیں بتاتا ہے کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور انسان کو اس کی تیاری کرنی چاہیے۔ زندگی کی اصل قدر نیک اعمال اور دوسروں کے ساتھ اچھے سلوک میں ہے، کیونکہ موت کے بعد صرف انسان کے اچھے کام ہی یاد رکھے جاتے ہیں۔

سوال 2: افسانے سے ہمیں زندگی کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

افسانہ ہمیں سکھاتا ہے کہ زندگی عارضی ہے اور موت یقینی ہے۔ اس لیے ہمیں وقت کو اچھے کاموں میں لگانا چاہیے، دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے اور نیکیاں جمع کرنی چاہییں۔ جو انسان دوسروں کی مدد کرتا ہے اور اچھا اخلاق رکھتا ہے، اسے موت کے بعد بھی لوگ اچھے الفاظ میں یاد رکھتے ہیں۔

سبق 9 — مردہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: افسانہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) مختصر کہانی (ب) کوئی نظم (ج) کوئی خط (د) کوئی مضمون

سوال 2: افسانہ کس موضوع پر ہے؟

(الف) موت اور زندگی (ب) دولت (ج) کھیل (د) سفر

سوال 3: موت کیسی حقیقت ہے؟

(الف) اٹل اور یقینی (ب) ٹالنے والی (ج) مشکوک (د) ناممکن

سوال 4: موت کے بعد کیا یاد رکھا جاتا ہے؟

(الف) اچھے کام اور اچھا سلوک (ب) دولت (ج) شہرت (د) طاقت

سوال 5: کچھ لوگ مردہ کے گرد کیسا رویہ دکھاتے ہیں؟

(الف) مفاد کی فکر کرتے ہیں (ب) سچا دکھ کرتے ہیں (ج) مدد کرتے ہیں (د) خاموش رہتے ہیں

سوال 6: اٹل کا مطلب کیا ہے؟

(الف) یقینی، ٹالا نہ جا سکنے والا (ب) مشکوک (ج) عارضی (د) چھوٹا

سوال 7: زندگی کی اصل قدر کس میں ہے؟

(الف) نیک اعمال اور اچھے سلوک میں (ب) دولت میں (ج) شہرت میں (د) طاقت میں

سوال 8: انسان کو موت کی تیاری کیسے کرنی چاہیے؟

(الف) نیک اعمال سے (ب) دولت جمع کر کے (ج) آرام کر کے (د) سستی کر کے

سوال 9: رسم کا مطلب کیا ہے؟

(الف) رواج اور عادت (ب) کوئی کھیل (ج) کوئی جگہ (د) کوئی شخص

سوال 10: افسانے کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) اچھے کام کرو کیونکہ موت یقینی ہے (ب) دولت جمع کرو (ج) آرام کرو (د) دوسروں سے نفرت کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) مختصر کہانی 2۔ (الف) موت اور زندگی 3۔ (الف) اٹل اور یقینی 4۔ (الف) اچھے کام اور اچھا سلوک 5۔ (الف) مفاد کی فکر کرتے ہیں 6۔ (الف) یقینی، ٹالا نہ جا سکنے والا 7۔ (الف) نیک اعمال اور اچھے سلوک میں 8۔ (الف) نیک اعمال سے 9۔ (الف) رواج اور عادت 10۔ (الف) اچھے کام کرو کیونکہ موت یقینی ہے

سبق 10 — خطوطِ غالب (نثر — خطوط)

خلاصہ

اس سبق میں مرزا غالب کے خطوط کا ذکر ہے جو اردو نثر کی بہترین مثال ہیں۔ غالب نے اپنے دوستوں کو جو خط لکھے وہ سادہ، بے تکلف اور دلچسپ زبان میں لکھے گئے ہیں۔ ان خطوط میں غالب کی شخصیت، ان کے حالات، ان کی مزاحیہ طبیعت اور ان کے خیالات جھلکتے ہیں۔ غالب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ خط لکھنا بھی ایک فن ہے اور اچھا خط دل سے دل تک پہنچتا ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ سادہ اور سچی زبان ہی بہترین نثر ہے۔

مرکزی خیال

غالب کے خطوط اردو نثر کی بہترین مثال ہیں؛ سادہ، بے تکلف اور سچی زبان ہی اصل ادب ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

خط — کسی کو لکھا گیا پیغام • **بے تکلف** — بغیر بناوٹ کے، سادہ انداز • **مزاح** — ہنسی مذاق، لطیف انداز • **نثر** — بغیر شاعری کے تحریر • **شخصیت** — کسی انسان کے اخلاق اور عادات

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: غالب کے خطوط کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: غالب کے خطوط سادہ، بے تکلف اور دلچسپ زبان میں لکھے گئے ہیں۔

سوال 2: خطوط سے غالب کی کس بات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: خطوط سے غالب کی شخصیت، ان کے حالات، ان کی مزاحیہ طبیعت اور ان کے خیالات کا پتہ چلتا ہے۔

سوال 3: خط لکھنا کیا ہے؟

جواب: خط لکھنا بھی ایک فن ہے اور اچھا خط دل سے دل تک پہنچتا ہے۔

سوال 4: غالب کے خطوط اردو ادب میں کیوں اہم ہیں؟

جواب: غالب کے خطوط اردو نثر کی بہترین مثال ہیں اور سادہ زبان میں ادب کی عظمت دکھاتے ہیں۔

سوال 5: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سادہ اور سچی زبان ہی بہترین نثر ہے۔

سبق 10 — خطوطِ غالب (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: خطوطِ غالب سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں مرزا غالب کے خطوط کا ذکر ہے جو اردو نثر کی بہترین مثال ہیں۔ غالب نے اپنے دوستوں کو سادہ، بے تکلف اور دلچسپ زبان میں خط لکھے۔ ان خطوط میں غالب کی شخصیت، ان کے حالات، ان کی مزاحیہ طبیعت اور ان کے خیالات جھلکتے ہیں۔ غالب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ خط لکھنا بھی ایک فن ہے اور اچھا خط دل سے دل تک پہنچتا ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ سادہ اور سچی زبان ہی بہترین نثر ہے۔

سوال 2: اچھے خط کی خصوصیات بیان کریں۔

اچھا خط سادہ اور بے تکلف زبان میں لکھا جاتا ہے۔ اس میں لکھنے والے کے جذبات سچے ہوتے ہیں اور بات دل سے دل تک پہنچتی ہے۔ اچھے خط میں بناوٹ نہیں ہوتی، بلکہ وہ بات چیت جیسا لگتا ہے۔ غالب کے خطوط اس کی بہترین مثال ہیں کہ سادہ زبان میں بھی گہرے خیالات بیان کیے جا سکتے ہیں۔

سبق 10 — خطوطِ غالب (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: غالب کون تھے؟
(الف) اردو کے عظیم شاعر اور نثر نگار (ب) ایک بادشاہ (ج) ایک سپاہی (د) ایک تاجر

سوال 2: غالب کے خطوط کیسی زبان میں ہیں؟
(الف) سادہ اور بے تکلف (ب) مشکل اور بناوٹی (ج) غیر ملکی (د) سخت

سوال 3: خطوط سے کس کا پتہ چلتا ہے؟
(الف) غالب کی شخصیت اور خیالات کا (ب) صرف تاریخ کا (ج) صرف جغرافیہ کا (د) کچھ نہیں

سوال 4: خط لکھنا کیا ہے؟
(الف) ایک فن (ب) فضول کام (ج) مشکل کام (د) ناممکن کام

سوال 5: بے تکلف کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بغیر بناوٹ کے سادہ انداز (ب) بناوٹی انداز (ج) سخت انداز (د) خوف والا انداز

سوال 6: نثر کسے کہتے ہیں؟
(الف) بغیر شاعری کے تحریر (ب) شاعری (ج) نظم (د) غزل

سوال 7: غالب کی طبیعت کیسی تھی؟
(الف) مزاحیہ اور دلچسپ (ب) سخت اور تلخ (ج) خاموش (د) غصے والی

سوال 8: اچھا خط کہاں تک پہنچتا ہے؟
(الف) دل سے دل تک (ب) کہیں نہیں (ج) صرف کاغذ تک (د) صرف ڈاک خانے تک

سوال 9: سادہ زبان کی کیا خوبی ہے؟
(الف) سچی اور بہترین نثر (ب) کمزوری (ج) بے وقوفی (د) سستی

سوال 10: سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) سادہ اور سچی زبان بہترین نثر ہے (ب) مشکل زبان لکھو (ج) خط نہ لکھو (د) بناوٹ کرو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) اردو کے عظیم شاعر اور نثر نگار 2۔ (الف) سادہ اور بے تکلف 3۔ (الف) غالب کی شخصیت اور خیالات کا 4۔ (الف) ایک فن 5۔ (الف) بغیر بناوٹ کے سادہ انداز 6۔ (الف) بغیر شاعری کے تحریر 7۔ (الف) مزاحیہ اور دلچسپ 8۔ (الف) دل سے دل تک 9۔ (الف) سچی اور بہترین نثر 10۔ (الف) سادہ اور سچی زبان بہترین نثر ہے

سبق 11 — حمد (نظم — حمد و ثنا)

خلاصہ

اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی، قدرت اور رحمت کا ذکر ہے۔ شاعر کائنات کی ہر چیز میں اللہ کی نشانیاں دیکھتا ہے۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور پھول سب اللہ کی قدرت کی گواہی دیتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اس کی عبادت کرے اور اپنی زندگی اس کی رضا کے مطابق گزارے۔ حمد کا پیغام یہ ہے کہ اصل طاقت اور اصل مالک صرف اللہ ہے۔ نظم کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق و مالک ہے؛ اس کی حمد و ثنا اور شکر گزاری بندے کا فرض ہے، اور کائنات کی ہر چیز اس کی قدرت کی نشانی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

حمد — اللہ کی تعریف اور ثنا • **ثنا** — تعریف، بزرگی کا بیان • **کائنات** — ساری دنیا، آسمان و زمین • **قدرت** — اللہ کی طاقت اور اختیار • **ربوبیت** — پروردگار ہونا، پالنے والا ہونا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: حمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بزرگی کے بیان کو حمد کہتے ہیں۔

سوال 2: شاعر کائنات میں اللہ کی کن نشانیوں کا ذکر کرتا ہے؟

جواب: شاعر سورج، چاند، ستاروں، پہاڑوں، دریاؤں اور پھولوں میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتا ہے۔

سوال 3: حمد کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: حمد کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ اللہ ہی خالق و مالک ہے اور بندے کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سوال 4: شکر گزاری سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: شکر گزاری سے دل کو سکون ملتا ہے، نعمتیں بڑھتی ہیں اور انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

سوال 5: حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

جواب: حمد اللہ کی تعریف ہوتی ہے جبکہ نعت رسول اکرم ﷺ کی مدح ہوتی ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اس حمد میں شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز، سورج چاند ستارے، پہاڑ دریا اور پھول، اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اللہ نے انسان کو بے شمار نعمتیں دی ہیں، اس لیے انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کی عبادت کرے۔ حمد ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اصل مالک اور اصل طاقت صرف اللہ ہے۔

سوال 2: حمد کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

حمد کا مرکزی خیال توحید اور شکر گزاری ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ اللہ ہی کائنات کا خالق، مالک اور پروردگار ہے۔ کائنات کی ہر چیز اس کی قدرت کی گواہ ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ غرور چھوڑ کر اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کرے، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اپنی زندگی اللہ کی رضا کے مطابق گزارے۔

سبق 11 — حمد (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: حمد میں کس کی تعریف کی جاتی ہے؟
(الف) رسول اکرم ﷺ کی (ب) اللہ تعالیٰ کی (ج) کسی بادشاہ کی (د) کسی ولی کی

سوال 2: کائنات کی ہر چیز کس کی نشانی ہے؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فطرت کی خوبصورتی کی (د) سائنس کی ترقی کی

سوال 3: حمد کا بنیادی موضوع کیا ہے؟
(الف) توحید اور شکر گزاری (ب) محبت اور جدائی (ج) جنگ اور بہادری (د) دولت اور شہرت

سوال 4: شکر ادا کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟
(الف) دل کا سکون اور نعمتوں میں اضافہ (ب) دولت میں کمی (ج) شہرت میں کمی (د) صحت کی خرابی

سوال 5: کائنات کا خالق و مالک کون ہے؟
(الف) انسان (ب) فرشتے (ج) اللہ تعالیٰ (د) فطرت

سوال 6: حمد میں سورج اور چاند کا ذکر کیوں آیا ہے؟
(الف) یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں (ب) یہ صرف خوبصورتی کے لیے ہیں (ج) یہ دن رات بتاتے ہیں (د) یہ موسم بدلتے ہیں

سوال 7: بندے کا فرض کیا ہے؟
(الف) اللہ کا شکر اور عبادت (ب) صرف دولت کمانا (ج) صرف آرام کرنا (د) دنیا سے کنارہ کشی

سوال 8: حمد کس صنفِ سخن سے تعلق رکھتی ہے؟
(الف) غزل سے (ب) حمد و ثنا سے (ج) مرثیے سے (د) قصیدے سے

سوال 9: قدرت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کمزوری (ب) اللہ کی طاقت اور اختیار (ج) انسان کی عقل (د) دولت

سوال 10: حمد پڑھنے سے انسان کے دل پر کیا اثر ہوتا ہے؟
(الف) غرور بڑھتا ہے (ب) عاجزی اور سکون پیدا ہوتا ہے (ج) غصہ بڑھتا ہے (د) لالچ بڑھتا ہے

جوابات کی کلید

1۔ (ب) اللہ تعالیٰ کی 2۔ (ب) اللہ کی قدرت کی 3۔ (الف) توحید اور شکر گزاری 4۔ (الف) دل کا سکون اور نعمتوں میں اضافہ 5۔ (ج) اللہ تعالیٰ 6۔ (الف) یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں 7۔ (الف) اللہ کا شکر اور عبادت 8۔ (ب) حمد و ثنا سے 9۔ (ب) اللہ کی طاقت اور اختیار 10۔ (ب) عاجزی اور سکون پیدا ہوتا ہے

سبق 12 — نعت (نظم — مدحِ رسول ﷺ)

خلاصہ

اس نعت میں رسول اکرم ﷺ کی مدح وثنا کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت، اخلاق، رحمت اور شفقت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے اور انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔ شاعر آپ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور آپ ﷺ کی شفاعت کی آرزو کرتا ہے۔ نعت کا پیغام یہ ہے کہ آپ ﷺ کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ نظم کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

رسول اکرم ﷺ کی ذات تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے؛ آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل ہی کامیابی کی راہ ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

نعت — رسول اکرم ﷺ کی مدح وثنا • **مدح** — تعریف • **رحمت للعالمین** — تمام جہانوں کے لیے رحمت • **شفاعت** — سفارش، بخشش کی دعا • **عقیدت** — گہری محبت اور احترام

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کی تعریف اور مدح کو نعت کہتے ہیں۔

سوال 2: آپ ﷺ کو رحمت للعالمین کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ آپ ﷺ تمام جہانوں اور انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے۔

سوال 3: نعت میں شاعر کس جذبے کا اظہار کرتا ہے؟

جواب: شاعر رسول اکرم ﷺ سے محبت، عقیدت اور شفاعت کی آرزو کا اظہار کرتا ہے۔

سوال 4: آپ ﷺ کی سیرت کی سب سے نمایاں خوبی کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا اخلاق، سچائی، امانت داری اور رحم دلی سب سے نمایاں خوبیاں ہیں۔

سوال 5: نعت کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: نعت کا پیغام یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت ایمان کی علامت اور کامیابی کی راہ ہے۔

سبق 12 – نعت (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نعت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اس نعت میں شاعر رسول اکرم ﷺ کی مدح کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ آپ ﷺ انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے اور لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و ہدایت کی روشنی دی۔ آپ ﷺ کا اخلاق اور کردار ہر انسان کے لیے نمونہ ہے۔ شاعر آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اسے آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔

سوال 2: نعت کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

نعت کا مرکزی خیال رسول اکرم ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی پیروی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات سراپا رحمت ہے اور آپ ﷺ نے انسانیت کو بہترین اخلاق سکھائے۔ شاعر کا پیغام یہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ سے سچی محبت کرے اور آپ ﷺ کی سنّت پر چلے، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔

سبق 12 – نعت (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نعت میں کس کی مدح کی جاتی ہے؟
(الف) اللہ تعالیٰ کی (ب) رسول اکرم ﷺ کی (ج) کسی شاعر کی (د) کسی بادشاہ کی

سوال 2: رحمت للعالمین کا مطلب کیا ہے؟
(الف) صرف مسلمانوں کے لیے رحمت (ب) تمام جہانوں کے لیے رحمت (ج) صرف عربوں کے لیے رحمت (د) صرف بچوں کے لیے رحمت

سوال 3: آپ ﷺ انسانیت کے لیے کیا لے کر آئے؟
(الف) جہالت اور اندھیرا (ب) علم، ہدایت اور روشنی (ج) دولت اور طاقت (د) جنگ اور لڑائی

سوال 4: نعت کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) رسول ﷺ کی محبت ایمان کی علامت ہے (ب) دولت کمانا ضروری ہے (ج) شہرت حاصل کرنا چاہیے (د) دنیا سے کنارہ کش ہونا چاہیے

سوال 5: شفاعت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) سفارش اور بخشش کی دعا (ب) سزا دینا (ج) انعام دینا (د) عہدہ دینا

سوال 6: آپ ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟
(الف) سخت اور تلخ (ب) نرم، سچا اور رحیم (ج) غصے والا (د) بے پروا

سوال 7: نعت اور حمد میں کیا فرق ہے؟
(الف) دونوں ایک ہی ہیں (ب) حمد اللہ کی تعریف، نعت رسول ﷺ کی مدح ہے (ج) نعت اللہ کی تعریف ہے (د) حمد رسول ﷺ کی مدح ہے

سوال 8: عقیدت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) نفرت (ب) گہری محبت اور احترام (ج) لاپروائی (د) خوف

سوال 9: آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے کیا ملتا ہے؟
(الف) دنیا و آخرت میں کامیابی (ب) صرف دولت (ج) صرف شہرت (د) کچھ نہیں

سوال 10: نعت کس جذبے سے پڑھی جاتی ہے؟
(الف) غصے سے (ب) محبت اور عقیدت سے (ج) خوف سے (د) لاپروائی سے

جوابات کی کلید

1۔ (ب) رسول اکرم ﷺ کی 2۔ (ب) تمام جہانوں کے لیے رحمت 3۔ (ب) علم، ہدایت اور روشنی 4۔ (الف) رسول ﷺ کی محبت ایمان کی علامت ہے 5۔ (الف) سفارش اور بخشش کی دعا 6۔ (ب) نرم، سچا اور رحیم 7۔ (ب) حمد اللہ کی تعریف، نعت رسول ﷺ کی مدح ہے 8۔ (ب) گہری محبت اور احترام 9۔ (الف) دنیا و آخرت میں کامیابی 10۔ (ب) محبت اور عقیدت سے

سبق 13 — برسات کی بہاریں (نظم — فطرت)

خلاصہ

اس نظم میں برسات کے موسم کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔ بارش سے زمین تروتازہ ہو جاتی ہے، کھیت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں اور پھول کھل اٹھتے ہیں۔ بادل، بجلی، ٹھنڈی ہوا اور بارش کی بوندیں فطرت کو نیا رنگ دیتی ہیں۔ کسان بارش پر خوش ہوتا ہے کیونکہ اس سے فصل اچھی ہوتی ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ برسات اللہ کی رحمت ہے اور ہمیں فطرت کی خوبصورتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ نظم کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

برسات اللہ کی رحمت ہے؛ بارش سے زمین تروتازہ ہوتی ہے، کھیت ہرے بھرے ہوتے ہیں اور فطرت کو نیا رنگ ملتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

برسات — بارش کا موسم • **بہار** — خوشی اور رونق کا موسم • **تروتازہ** — تازہ اور سرسبز • **کسان** — کھیت میں کام کرنے والا • **رحمت** — اللہ کی مہربانی

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نظم میں کس موسم کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے؟

جواب: نظم میں برسات کے موسم کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔

سوال 2: بارش سے زمین پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: بارش سے زمین تروتازہ ہو جاتی ہے، کھیت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں اور پھول کھل اٹھتے ہیں۔

سوال 3: کسان بارش پر کیوں خوش ہوتا ہے؟

جواب: کسان بارش پر اس لیے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس سے فصل اچھی ہوتی ہے۔

سوال 4: برسات کو اللہ کی کیا چیز کہا گیا ہے؟

جواب: برسات کو اللہ کی رحمت کہا گیا ہے۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: فطرت کی خوبصورتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سبق 13 — برسات کی بہاریں (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: برسات کی بہاریں نظم کا خلاصہ لکھیں۔

اس نظم میں برسات کے موسم کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔ بارش سے زمین تروتازہ ہو جاتی ہے، کھیت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں اور پھول کھل اٹھتے ہیں۔ بادل، بجلی، ٹھنڈی ہوا اور بارش کی بوندیں فطرت کو نیا رنگ دیتی ہیں۔ کسان بارش پر خوش ہوتا ہے کیونکہ اس سے فصل اچھی ہوتی ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ برسات اللہ کی رحمت ہے اور ہمیں فطرت کی خوبصورتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سوال 2: برسات کسانوں کے لیے کیوں اہم ہے؟

برسات کسانوں کے لیے اس لیے اہم ہے کہ بارش سے کھیتوں کو پانی ملتا ہے اور فصل اچھی ہوتی ہے۔ بارش نہ ہو تو کھیت سوکھ جاتے ہیں اور فصل خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے کسان بارش کو اللہ کی رحمت سمجھتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

سبق 13 — برسات کی بہاریں (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نظم کس موسم کے بارے میں ہے؟

(الف) گرمی (ب) برسات (ج) سردی (د) خزاں

سوال 2: بارش سے کھیت کیسے ہو جاتے ہیں؟

(الف) ہرے بھرے (ب) سوکھے ہوئے (ج) خراب (د) بنجر

سوال 3: بارش کی بوندیں فطرت کو کیا دیتی ہیں؟

(الف) نیا رنگ اور تازگی (ب) اندھیرا (ج) گرمی (د) خوف

سوال 4: کسان بارش پر کیوں خوش ہوتا ہے؟

(الف) فصل اچھی ہوتی ہے (ب) کام رک جاتا ہے (ج) گھر بیٹھتا ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

سوال 5: برسات کو کیا کہا گیا ہے؟

(الف) اللہ کی رحمت (ب) مصیبت (ج) عذاب (د) بوجھ

سوال 6: بہار کا مطلب کیا ہے؟

(الف) خوشی اور رونق کا موسم (ب) گرمی (ج) سردی (د) اندھیرا

سوال 7: تروتازہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) تازہ اور سرسبز (ب) سوکھا ہوا (ج) خراب (د) پرانا

سوال 8: بارش کے بعد پھولوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟

(الف) کھل اٹھتے ہیں (ب) مرجھا جاتے ہیں (ج) گر جاتے ہیں (د) سوکھ جاتے ہیں

سوال 9: فطرت کی خوبصورتی دیکھ کر کیا کرنا چاہیے؟

(الف) اللہ کا شکر ادا کرنا (ب) شکایت کرنا (ج) نظر انداز کرنا (د) غصہ کرنا

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) برسات اللہ کی رحمت ہے (ب) بارش مصیبت ہے (ج) برسات سے ڈرنا چاہیے (د) بارش بے کار ہے

جوابات کی کلید

1۔ (ب) برسات 2۔ (الف) ہرے بھرے 3۔ (الف) نیا رنگ اور تازگی 4۔ (الف) فصل اچھی ہوتی ہے 5۔ (الف) اللہ کی رحمت 6۔ (الف) خوشی اور رونق کا موسم 7۔ (الف) تازہ اور سرسبز 8۔ (الف) کھل اٹھتے ہیں 9۔ (الف) اللہ کا شکر ادا کرنا 10۔ (الف) برسات اللہ کی رحمت ہے

سبق 14 — پیوستہ رہ شجر سے (نظم — علامہ اقبال)

خلاصہ

یہ نظم علامہ اقبال کی فکر کی عکاسی کرتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اپنی جڑوں، اپنی قوم اور اپنے وطن سے جڑا رہنا چاہیے، جیسے درخت اپنی جڑوں سے جڑا رہتا ہے۔ جو شاخ درخت سے کٹ جاتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے، اسی طرح جو انسان اپنی قوم اور اپنی روایات سے کٹ جاتا ہے وہ اپنی پہچان کھو دیتا ہے۔ نظم کا پیغام امید ہے کہ بہار ضرور آئے گی اور محنت کرنے والے کو کامیابی ملے گی۔ نظم کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

انسان کو اپنی جڑوں، اپنی قوم اور اپنے وطن سے جڑا رہنا چاہیے؛ امید رکھو، بہار ضرور آئے گی۔

اہم الفاظ اور معانی

پیوستہ — جڑا ہوا، منسلک • شجر — درخت • جڑ — درخت کا زمین کے اندر والا حصہ • امید — بہتری کی توقع • بہار — خوشی اور رونق کا موسم

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نظم میں انسان کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: نظم میں انسان کو درخت کی شاخ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال 2: جو شاخ درخت سے کٹ جائے اس کا کیا حال ہوتا ہے؟

جواب: جو شاخ درخت سے کٹ جاتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے۔

سوال 3: انسان کو کس سے جڑا رہنا چاہیے؟

جواب: انسان کو اپنی جڑوں، اپنی قوم اور اپنے وطن سے جڑا رہنا چاہیے۔

سوال 4: نظم میں کس بات کی امید دلائی گئی ہے؟

جواب: نظم میں امید دلائی گئی ہے کہ بہار ضرور آئے گی اور محنت کرنے والے کو کامیابی ملے گی۔

سوال 5: یہ نظم کس شاعر کی فکر کی عکاسی کرتی ہے؟

جواب: یہ نظم علامہ اقبال کی فکر کی عکاسی کرتی ہے۔

سبق 14 — پیوستہ رہ شجر سے (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: پیوستہ رہ شجر سے نظم کا خلاصہ لکھیں۔

یہ نظم علامہ اقبال کی فکر کی عکاسی کرتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اپنی جڑوں، اپنی قوم اور اپنے وطن سے جڑا رہنا چاہیے، جیسے درخت اپنی جڑوں سے جڑا رہتا ہے۔ جو شاخ درخت سے کٹ جاتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے، اسی طرح جو انسان اپنی قوم سے کٹ جاتا ہے وہ اپنی پہچان کھو دیتا ہے۔ نظم کا پیغام امید ہے کہ بہار ضرور آئے گی اور محنت کرنے والے کو کامیابی ملے گی۔

سوال 2: درخت اور انسان کی تشبیہ کی وضاحت کریں۔

شاعر نے انسان کو درخت کی شاخ سے تشبیہ دی ہے۔ جیسے شاخ کو درخت سے جڑے رہنے سے پانی اور غذا ملتی ہے اور وہ سرسبز رہتی ہے، اسی طرح انسان کو اپنی قوم، اپنی روایات اور اپنے وطن سے جڑے رہنے سے طاقت اور پہچان ملتی ہے۔ جو انسان اپنی جڑوں سے کٹ جاتا ہے وہ شاخ کی طرح سوکھ جاتا ہے اور اپنی پہچان کھو دیتا ہے۔

سبق 14 — پیوستہ رہ شجر سے (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نظم کس شاعر کی فکر کی عکاسی کرتی ہے؟

(الف) علامہ اقبال (ب) مرزا غالب (ج) میر تقی میر (د) خواجہ حیدر علی آتش

سوال 2: انسان کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(الف) درخت کی شاخ سے (ب) پھول سے (ج) پرندے سے (د) پتھر سے

سوال 3: جو شاخ درخت سے کٹ جائے وہ کیا ہوتی ہے؟

(الف) سوکھ جاتی ہے (ب) ہرے رہتی ہے (ج) بڑھ جاتی ہے (د) پھل دیتی ہے

سوال 4: شجر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) درخت (ب) پھول (ج) پتھر (د) دریا

سوال 5: پیوستہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) جڑا ہوا (ب) کٹا ہوا (ج) دور (د) الگ

سوال 6: انسان کو کس سے جڑا رہنا چاہیے؟

(الف) اپنی قوم اور وطن سے (ب) دولت سے (ج) شہرت سے (د) آرام سے

سوال 7: نظم کا پیغام کیا ہے؟

(الف) امید رکھو، بہار ضرور آئے گی (ب) مایوس ہو جاؤ (ج) جڑوں سے کٹ جاؤ (د) محنت چھوڑ دو

سوال 8: جڑ کا کیا کام ہوتا ہے؟

(الف) درخت کو پانی اور غذا دینا (ب) درخت کو گرانا (ج) درخت کو سوکھانا (د) کچھ نہیں

سوال 9: اپنی پہچان کھونے کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اپنی قوم اور روایات سے کٹ جانا (ب) دولت کھونا (ج) گھر کھونا (د) نام بھول جانا

سوال 10: نظم کا بنیادی سبق کیا ہے؟

(الف) اپنی جڑوں سے جڑے رہو اور امید رکھو (ب) جڑوں سے کٹ جاؤ (ج) مایوس ہو جاؤ (د) محنت چھوڑ دو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) علامہ اقبال 2۔ (الف) درخت کی شاخ سے 3۔ (الف) سوکھ جاتی ہے 4۔ (الف) درخت 5۔ (الف) جڑا ہوا 6۔ (الف) اپنی قوم اور وطن سے 7۔ (الف) امید رکھو، بہار ضرور آئے گی 8۔ (الف) درخت کو پانی اور غذا دینا 9۔ (الف) اپنی قوم اور روایات سے کٹ جانا 10۔ (الف) اپنی جڑوں سے جڑے رہو اور امید رکھو

سبق 15 — نمودِ سحر (نظم — فطرت اور امید)

خلاصہ

اس نظم میں صبح کی نمود اور سحر کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔ جب سحر نمودار ہوتی ہے تو اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور روشنی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ پرندے جاگ اٹھتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور فضا میں تازگی آ جاتی ہے۔ شاعر سحر کو نئی امید کی علامت قرار دیتا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ ہر رات کے بعد صبح ضرور آتی ہے، اس لیے انسان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ نظم کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

سحر نئی امید کی علامت ہے؛ ہر رات کے بعد صبح ضرور آتی ہے، اس لیے مایوسی نہیں ہونی چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

سحر — صبح کا وقت، فجر سے پہلے کا وقت • نمود — ظاہر ہونا، نمودار ہونا • اندھیرا — تاریکی، روشنی کی کمی • امید — بہتری کی توقع • تازگی — تروتازگی

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نظم میں کس وقت کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے؟

جواب: نظم میں سحر اور صبح کے وقت کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔

سوال 2: سحر کے نمودار ہونے پر کیا ہوتا ہے؟

جواب: سحر کے نمودار ہونے پر اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور روشنی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔

سوال 3: شاعر سحر کو کس کی علامت قرار دیتا ہے؟

جواب: شاعر سحر کو نئی امید کی علامت قرار دیتا ہے۔

سوال 4: صبح کے وقت فطرت کیسی ہوتی ہے؟

جواب: صبح کے وقت پرندے جاگ اٹھتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور فضا میں تازگی آ جاتی ہے۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: ہر رات کے بعد صبح ضرور آتی ہے، اس لیے انسان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سبق 15 — نمودِ سحر (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نمودِ سحر نظم کا خلاصہ لکھیں۔

اس نظم میں صبح کی نمود اور سحر کی خوبصورتی بیان کی گئی ہے۔ جب سحر نمودار ہوتی ہے تو اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور روشنی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ پرندے جاگ اٹھتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور فضا میں تازگی آ جاتی ہے۔ شاعر سحر کو نئی امید کی علامت قرار دیتا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ ہر رات کے بعد صبح ضرور آتی ہے، اس لیے انسان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سوال 2: سحر کو امید کی علامت کیوں کہا گیا ہے؟

سحر کو امید کی علامت اس لیے کہا گیا ہے کہ جیسے رات کی تاریکی کے بعد صبح کی روشنی آتی ہے، اسی طرح زندگی کی مشکلات کے بعد بھی بہتری آتی ہے۔ جو انسان مایوس ہو جاتا ہے وہ ہار جاتا ہے، اور جو امید رکھتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ سحر ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔

سبق 15 — نمودِ سحر (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نظم کس وقت کے بارے میں ہے؟

(الف) سحر اور صبح (ب) دوپہر (ج) شام (د) آدھی رات

سوال 2: سحر کے نمودار ہونے پر کیا چھٹ جاتا ہے؟

(الف) اندھیرا (ب) روشنی (ج) بارش (د) ہوا

سوال 3: سحر کس کی علامت ہے؟

(الف) نئی امید کی (ب) مایوسی کی (ج) خوف کی (د) سستی کی

سوال 4: صبح کے وقت پرندے کیا کرتے ہیں؟

(الف) جاگ اٹھتے ہیں (ب) سوتے ہیں (ج) اڑ کر چلے جاتے ہیں (د) خاموش رہتے ہیں

سوال 5: نمود کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ظاہر ہونا (ب) چھپ جانا (ج) سو جانا (د) بھاگ جانا

سوال 6: ہر رات کے بعد کیا آتی ہے؟

(الف) صبح (ب) شام (ج) دوپہر (د) رات

سوال 7: مایوسی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) امید کھو دینا (ب) امید رکھنا (ج) خوش ہونا (د) محنت کرنا

سوال 8: سحر کا وقت کب ہوتا ہے؟

(الف) فجر سے پہلے (ب) دوپہر کو (ج) شام کو (د) آدھی رات کو

سوال 9: فطرت صبح کے وقت کیسی ہوتی ہے؟

(الف) تروتازہ اور خوبصورت (ب) سوکھی ہوئی (ج) خراب (د) خوفناک

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) مایوس نہ ہو، امید رکھو (ب) مایوس ہو جاؤ (ج) محنت چھوڑ دو (د) سوتے رہو

جوابات کی کلید

1۔ (الف) سحر اور صبح 2۔ (الف) اندھیرا 3۔ (الف) نئی امید کی 4۔ (الف) جاگ اٹھتے ہیں 5۔ (الف) ظاہر ہونا 6۔ (الف) صبح 7۔ (الف) امید کھو دینا 8۔ (الف) فجر سے پہلے 9۔ (الف) تروتازہ اور خوبصورت 10۔ (الف) مایوس نہ ہو، امید رکھو

سبق 16 — دنیا (نظم — اخلاقی نظم)

خلاصہ

اس نظم میں دنیا کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ دنیا عارضی ہے، اس کی دولت، شہرت اور رونق سب فانی ہیں۔ جو انسان دنیا کی چمک دمک پر فریفتہ ہو جاتا ہے وہ اصل مقصد بھول جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا ایک سرائے کی طرح ہے، جہاں مسافر کچھ دیر ٹھہرتا ہے اور پھر آگے چل پڑتا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو دنیا سے دل نہ لگانا چاہیے بلکہ نیک اعمال اور اچھے اخلاق کو اپنا سرمایہ بنانا چاہیے۔ نظم کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

دنیا عارضی اور فانی ہے؛ اس کی دولت و شہرت پر فریفتہ نہ ہو، نیک اعمال اور اچھے اخلاق ہی اصل سرمایہ ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

دنیا — یہ جہان، زندگی کا میدان • **عارضی** — چند دن کی، ختم ہونے والی • **فانی** — ختم ہونے والی، باقی نہ رہنے والی • **سرائے** — مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ • **فریفتہ** — مبتلا، دل لگا بیٹھنا

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نظم میں دنیا کو کیسا بتایا گیا ہے؟

جواب: نظم میں دنیا کو عارضی اور فانی بتایا گیا ہے۔

سوال 2: دنیا کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: دنیا کو ایک سرائے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال 3: سرائے میں مسافر کتنی دیر ٹھہرتا ہے؟

جواب: مسافر سرائے میں کچھ دیر ٹھہرتا ہے اور پھر آگے چل پڑتا ہے۔

سوال 4: انسان کا اصل سرمایہ کیا ہے؟

جواب: انسان کا اصل سرمایہ نیک اعمال اور اچھے اخلاق ہیں۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: دنیا سے دل نہ لگاؤ بلکہ نیک اعمال کو اپنا سرمایہ بناؤ۔

سبق 16 — دنیا (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: دنیا نظم کا خلاصہ لکھیں۔

اس نظم میں دنیا کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ دنیا عارضی ہے، اس کی دولت، شہرت اور رونق سب فانی ہیں۔ جو انسان دنیا کی چمک دمک پر فریفتہ ہو جاتا ہے وہ اصل مقصد بھول جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا ایک سرائے کی طرح ہے، جہاں مسافر کچھ دیر ٹھہرتا ہے اور پھر آگے چل پڑتا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو دنیا سے دل نہ لگانا چاہیے بلکہ نیک اعمال اور اچھے اخلاق کو اپنا سرمایہ بنانا چاہیے۔

سوال 2: دنیا کو سرائے سے تشبیہ کیوں دی گئی ہے؟

دنیا کو سرائے سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے مسافر سرائے میں چند دن ٹھہرتا ہے اور پھر اپنی منزل کی طرف چل پڑتا ہے، اسی طرح انسان دنیا میں چند دن کا مہمان ہے۔ اسے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، اس لیے دنیا کی چیزوں سے دل لگانا دانشمندی نہیں۔ دانشمند انسان وہ ہے جو اس عارضی دنیا میں نیک اعمال جمع کرے۔

سبق 16 — دنیا (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: دنیا کیسی ہے؟

(الف) عارضی اور فانی (ب) ہمیشہ رہنے والی (ج) مستقل (د) ابدی

سوال 2: دنیا کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(الف) محل سے (ب) سرائے سے (ج) باغ سے (د) دریا سے

سوال 3: سرائے میں کون ٹھہرتا ہے؟

(الف) مسافر (ب) بادشاہ (ج) تاجر (د) سپاہی

سوال 4: دنیا کی دولت اور شہرت کیسی ہیں؟

(الف) فانی (ب) ابدی (ج) مستقل (د) ہمیشہ کی

سوال 5: انسان کا اصل سرمایہ کیا ہے؟

(الف) نیک اعمال اور اچھے اخلاق (ب) دولت (ج) شہرت (د) طاقت

سوال 6: عارضی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) چند دن کی، ختم ہونے والی (ب) ہمیشہ رہنے والی (ج) مضبوط (د) بڑی

سوال 7: فریفتہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دل لگا بیٹھنا (ب) نفرت کرنا (ج) دور رہنا (د) بھول جانا

سوال 8: دنیا کی چمک دمک پر فریفتہ ہونے سے کیا ہوتا ہے؟

(الف) انسان اصل مقصد بھول جاتا ہے (ب) انسان کامیاب ہوتا ہے (ج) انسان خوش ہوتا ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

سوال 9: انسان دنیا میں کتنی دیر کا مہمان ہے؟

(الف) چند دن کا (ب) ہمیشہ کا (ج) سو سال کا (د) ہزار سال کا

سوال 10: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) نیک اعمال کو سرمایہ بناؤ (ب) دولت جمع کرو (ج) شہرت حاصل کرو (د) دنیا سے دل لگاؤ

جوابات کی کلید

1۔ (الف) عارضی اور فانی 2۔ (ب) سرائے سے 3۔ (الف) مسافر 4۔ (الف) فانی 5۔ (الف) نیک اعمال اور اچھے اخلاق 6۔ (الف) چند دن کی، ختم ہونے والی 7۔ (الف) دل لگا بیٹھنا 8۔ (الف) انسان اصل مقصد بھول جاتا ہے 9۔ (الف) چند دن کا 10۔ (الف) نیک اعمال کو سرمایہ بناؤ

سبق 17 — میر تقی میر (غزل — شاعر)

خلاصہ

میر تقی میر اردو غزل کے عظیم شاعر ہیں اور انہیں خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں غم، دکھ اور انسانی جذبات کی سچی تصویر ملتی ہے۔ میر کی زبان سادہ اور دل کو چھو لینے والی ہے، ان کی غزلوں میں درد اور سادگی کا حسین امتزاج ہے۔ وہ دلی کے زوال کے دور میں رہے اور ان کی شاعری میں اس دور کی اداسی جھلکتی ہے۔ میر کا پیغام یہ ہے کہ سچی شاعری دل کی آواز ہوتی ہے۔ اس سبق میں میر کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف ان کے فن اور مرکزی خیال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرکزی خیال

میر تقی میر خدائے سخن ہیں؛ ان کی غزلوں میں غم، سادگی اور انسانی جذبات کی سچی تصویر ملتی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

غزل — شاعری کی وہ صنف جس میں محبت اور انسانی جذبات بیان کیے جاتے ہیں • **خدائے سخن** — شاعری کا بادشاہ، سخن کا خدا • **غم** — دکھ اور اداسی • **سادگی** — بناوٹ سے پاک انداز • **جذبات** — دل کے احساسات

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: میر تقی میر کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: میر تقی میر کو خدائے سخن کہا جاتا ہے۔

سوال 2: میر کی شاعری کی نمایاں خصوصیت کیا ہے؟

جواب: میر کی شاعری میں غم، دکھ اور انسانی جذبات کی سچی تصویر ملتی ہے۔

سوال 3: میر کی زبان کیسی ہے؟

جواب: میر کی زبان سادہ اور دل کو چھو لینے والی ہے۔

سوال 4: میر کس دور میں رہے؟

جواب: میر دلی کے زوال کے دور میں رہے اور ان کی شاعری میں اس دور کی اداسی جھلکتی ہے۔

سوال 5: سچی شاعری کیا ہوتی ہے؟

جواب: سچی شاعری دل کی آواز ہوتی ہے۔

سبق 17 — میر تقی میر (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: میر تقی میر سبق کا خلاصہ لکھیں۔

میر تقی میر اردو غزل کے عظیم شاعر ہیں اور انہیں خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں غم، دکھ اور انسانی جذبات کی سچی تصویر ملتی ہے۔ میر کی زبان سادہ اور دل کو چھو لینے والی ہے، ان کی غزلوں میں درد اور سادگی کا حسین امتزاج ہے۔ وہ دلی کے زوال کے دور میں رہے اور ان کی شاعری میں اس دور کی اداسی جھلکتی ہے۔ میر کا پیغام یہ ہے کہ سچی شاعری دل کی آواز ہوتی ہے۔

سوال 2: میر تقی میر کو خدائے سخن کیوں کہا جاتا ہے؟

میر تقی میر کو خدائے سخن اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اردو غزل کو نئی بلندی دی اور ان کی شاعری میں زبان کی سادگی اور جذبات کی سچائی بے مثال ہے۔ ان کی غزلیں دل کو چھو لیتی ہیں اور ہر دور کے قاری کو متاثر کرتی ہیں۔ میر نے غزل کو عام انسان کے جذبات کی زبان بنا دیا، اسی لیے انہیں سخن کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔

سبق 17 — میر تقی میر (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: میر تقی میر کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) خدائے سخن (ب) شاعرِ مشرق (ج) شہنشاہِ غزل (د) مصورِ غم

سوال 2: میر کی شاعری کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

(الف) غم اور انسانی جذبات (ب) جنگ اور بہادری (ج) دولت اور شہرت (د) سیاست

سوال 3: میر کی زبان کیسی ہے؟

(الف) سادہ اور دل کو چھو لینے والی (ب) مشکل اور بناوٹی (ج) سخت (د) غیر ملکی

سوال 4: میر کس شہر سے تعلق رکھتے تھے؟

(الف) دلی (ب) لاہور (ج) کراچی (د) لکھنؤ

سوال 5: غزل کسے کہتے ہیں؟

(الف) محبت اور جذبات کی شاعری (ب) کوئی کہانی (ج) کوئی خط (د) کوئی مضمون

سوال 6: میر کی شاعری میں کس دور کی اداسی جھلکتی ہے؟

(الف) دلی کے زوال کے دور کی (ب) خوشحالی کے دور کی (ج) جنگ کے دور کی (د) امن کے دور کی

سوال 7: سادگی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بناوٹ سے پاک انداز (ب) بناوٹی انداز (ج) سخت انداز (د) مشکل انداز

سوال 8: سچی شاعری کیا ہوتی ہے؟

(الف) دل کی آواز (ب) بناوٹ (ج) جھوٹ (د) دکھاوا

سوال 9: جذبات کا مطلب کیا ہے؟

(الف) دل کے احساسات (ب) عقل (ج) طاقت (د) دولت

سوال 10: میر کی شاعری ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

(الف) جذبات کی سچائی اور سادگی (ب) دولت جمع کرنا (ج) شہرت پانا (د) طاقت حاصل کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) خدائے سخن 2۔ (الف) غم اور انسانی جذبات 3۔ (الف) سادہ اور دل کو چھو لینے والی 4۔ (الف) دلی 5۔ (الف) محبت اور جذبات کی شاعری 6۔ (الف) دلی کے زوال کے دور کی 7۔ (الف) بناوٹ سے پاک انداز 8۔ (الف) دل کی آواز 9۔ (الف) دل کے احساسات 10۔ (الف) جذبات کی سچائی اور سادگی

سبق 18 — خواجہ حیدر علی آتش (غزل — شاعر)

خلاصہ

خواجہ حیدر علی آتش لکھنؤ کے عظیم غزل گو شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں عشق، حسن اور انسانی جذبات کی خوبصورت تصویر ملتی ہے۔ آتش کی زبان شستہ اور ان کے اشعار میں تشبیہ و استعارے کا حسین استعمال ملتا ہے۔ وہ لکھنؤ کی تہذیب کے نمائندہ شاعر تھے اور ان کی غزلوں میں اس دور کی نفاست اور شائستگی جھلکتی ہے۔ آتش کا پیغام یہ ہے کہ شاعری میں حسنِ بیان اور جذبات کی سچائی دونوں ضروری ہیں۔ اس سبق میں آتش کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف ان کے فن اور مرکزی خیال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرکزی خیال

خواجہ حیدر علی آتش لکھنؤ کے عظیم غزل گو ہیں؛ ان کی شاعری میں عشق، حسن اور جذبات کی خوبصورت تصویر ملتی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

غزل — محبت اور جذبات کی شاعری • **تشبیہ** — کسی چیز کو دوسری چیز سے ملانا • **استعارہ** — کسی لفظ کو اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال کرنا • **شستہ** — صاف ستھری اور خوبصورت زبان • **تہذیب** — کسی معاشرے کی ثقافت اور آداب

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: خواجہ حیدر علی آتش کس شہر کے شاعر تھے؟

جواب: خواجہ حیدر علی آتش لکھنؤ کے عظیم غزل گو شاعر تھے۔

سوال 2: آتش کی شاعری کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

جواب: آتش کی شاعری میں عشق، حسن اور انسانی جذبات کی تصویر ملتی ہے۔

سوال 3: آتش کی زبان کیسی ہے؟

جواب: آتش کی زبان شستہ اور خوبصورت ہے۔

سوال 4: آتش کی شاعری میں کس چیز کا حسین استعمال ملتا ہے؟

جواب: آتش کی شاعری میں تشبیہ و استعارے کا حسین استعمال ملتا ہے۔

سوال 5: آتش کس تہذیب کے نمائندہ شاعر تھے؟

جواب: آتش لکھنؤ کی تہذیب کے نمائندہ شاعر تھے۔

سبق 18 — خواجہ حیدر علی آتش (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: خواجہ حیدر علی آتش سبق کا خلاصہ لکھیں۔

خواجہ حیدر علی آتش لکھنؤ کے عظیم غزل گو شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں عشق، حسن اور انسانی جذبات کی خوبصورت تصویر ملتی ہے۔ آتش کی زبان شستہ اور ان کے اشعار میں تشبیہ و استعارے کا حسین استعمال ملتا ہے۔ وہ لکھنؤ کی تہذیب کے نمائندہ شاعر تھے اور ان کی غزلوں میں اس دور کی نفاست اور شائستگی جھلکتی ہے۔ آتش کا پیغام یہ ہے کہ شاعری میں حسنِ بیان اور جذبات کی سچائی دونوں ضروری ہیں۔

سوال 2: تشبیہ و استعارے شاعری کو کیسے خوبصورت بناتے ہیں؟

تشبیہ اور استعارہ شاعری کی جان ہیں۔ تشبیہ سے شاعر کسی چیز کو دوسری چیز سے ملا کر اس کی خوبصورتی بیان کرتا ہے اور استعارے سے ایک لفظ میں گہرا معنی چھپا دیتا ہے۔ آتش کی شاعری میں ان دونوں کا حسین استعمال ہے، جس سے ان کی غزلیں دل کو چھو لیتی ہیں اور قاری کے ذہن میں خوبصورت تصویریں بن جاتی ہیں۔

سبق 18 — خواجہ حیدر علی آتش (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: آتش کس شہر کے شاعر تھے؟
(الف) دلی (ب) لکھنؤ (ج) لاہور (د) کراچی

سوال 2: آتش کی شاعری کا بنیادی موضوع کیا ہے؟
(الف) عشق اور حسن (ب) جنگ (ج) سیاست (د) دولت

سوال 3: آتش کی زبان کیسی ہے؟
(الف) شستہ اور خوبصورت (ب) مشکل (ج) سخت (د) غیر ملکی

سوال 4: تشبیہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کسی چیز کو دوسری چیز سے ملانا (ب) کسی چیز کو چھپانا (ج) کسی چیز کو توڑنا (د) کسی چیز کو خریدنا

سوال 5: استعارہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) لفظ کو اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال کرنا (ب) لفظ کو چھپانا (ج) لفظ کو توڑنا (د) لفظ کو بھول جانا

سوال 6: آتش کس تہذیب کے نمائندہ تھے؟
(الف) لکھنؤ کی تہذیب (ب) دلی کی تہذیب (ج) لاہور کی تہذیب (د) کراچی کی تہذیب

سوال 7: شستہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) صاف ستھری اور خوبصورت زبان (ب) مشکل زبان (ج) سخت زبان (د) بے کار زبان

سوال 8: شاعری میں حسنِ بیان کیوں ضروری ہے؟
(الف) شاعری خوبصورت اور دل کو چھو لینے والی ہوتی ہے (ب) شاعری مشکل ہوتی ہے (ج) شاعری بے کار ہوتی ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

سوال 9: تہذیب کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ثقافت اور آداب (ب) جنگ (ج) دولت (د) طاقت

سوال 10: آتش کی شاعری کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) حسنِ بیان اور جذبات کی سچائی (ب) دولت جمع کرنا (ج) شہرت پانا (د) طاقت حاصل کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) لکھنؤ 2۔ (الف) عشق اور حسن 3۔ (الف) شستہ اور خوبصورت 4۔ (الف) کسی چیز کو دوسری چیز سے ملانا 5۔ (الف) لفظ کو اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال کرنا 6۔ (الف) لکھنؤ کی تہذیب 7۔ (الف) صاف ستھری اور خوبصورت زبان 8۔ (الف) شاعری خوبصورت اور دل کو چھو لینے والی ہوتی ہے 9۔ (الف) ثقافت اور آداب 10۔ (الف) حسنِ بیان اور جذبات کی سچائی

سبق 19 — مرزا غالب (غزل — شاعر)

خلاصہ

مرزا غالب اردو کے سب سے عظیم شاعر ہیں۔ ان کی غزلوں میں فکر کی گہرائی، فلسفہ اور انسانی زندگی کے پیچیدہ سوالات ملتے ہیں۔ غالب کی زبان مشکل مگر معنی سے بھرپور ہے، ان کے اشعار میں عقل و عشق، زندگی و موت اور دنیا کی حقیقت پر گہری سوچ ملتی ہے۔ غالب دلی کے رہنے والے تھے اور ان کے خطوط بھی اردو نثر کی بہترین مثال ہیں۔ غالب کا پیغام یہ ہے کہ شاعری صرف جذبات کا اظہار نہیں بلکہ سوچ اور فکر کا آئینہ بھی ہے۔ اس سبق میں غالب کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف ان کے فن اور مرکزی خیال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرکزی خیال

مرزا غالب اردو کے سب سے عظیم شاعر ہیں؛ ان کی غزلوں میں فکر کی گہرائی، فلسفہ اور زندگی کے گہرے سوالات ملتے ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

غزل — محبت اور جذبات کی شاعری • **فلسفہ** — زندگی اور کائنات کے بارے میں گہری سوچ • **فکر** — سوچ اور غور • **عقل** — سمجھ اور دانش • **عشق** — گہری محبت

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: مرزا غالب اردو کے کیسے شاعر ہیں؟

جواب: مرزا غالب اردو کے سب سے عظیم شاعر ہیں۔

سوال 2: غالب کی شاعری کی نمایاں خصوصیت کیا ہے؟

جواب: غالب کی شاعری میں فکر کی گہرائی، فلسفہ اور زندگی کے پیچیدہ سوالات ملتے ہیں۔

سوال 3: غالب کی زبان کیسی ہے؟

جواب: غالب کی زبان مشکل مگر معنی سے بھرپور ہے۔

سوال 4: غالب کس شہر کے رہنے والے تھے؟

جواب: غالب دلی کے رہنے والے تھے۔

سوال 5: غالب کے خطوط کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: غالب کے خطوط اردو نثر کی بہترین مثال ہیں۔

سبق 19 — مرزا غالب (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: مرزا غالب سبق کا خلاصہ لکھیں۔

مرزا غالب اردو کے سب سے عظیم شاعر ہیں۔ ان کی غزلوں میں فکر کی گہرائی، فلسفہ اور انسانی زندگی کے پیچیدہ سوالات ملتے ہیں۔ غالب کی زبان مشکل مگر معنی سے بھرپور ہے، ان کے اشعار میں عقل و عشق، زندگی و موت اور دنیا کی حقیقت پر گہری سوچ ملتی ہے۔ غالب دلی کے رہنے والے تھے اور ان کے خطوط بھی اردو نثر کی بہترین مثال ہیں۔ غالب کا پیغام یہ ہے کہ شاعری صرف جذبات کا اظہار نہیں بلکہ سوچ اور فکر کا آئینہ بھی ہے۔

سوال 2: غالب کی شاعری میں فکر کی گہرائی کی وضاحت کریں۔

غالب کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی فکر کی گہرائی ہے۔ وہ عشق، زندگی، موت اور دنیا کے بارے میں ایسے سوالات اٹھاتے ہیں جو قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ ان کے اشعار میں عقل اور عشق کا حسین امتزاج ہے۔ غالب کی شاعری پڑھنے سے انسان زندگی کی حقیقت کو نئے زاویے سے دیکھتا ہے، اسی لیے غالب کو اردو کا سب سے عظیم شاعر کہا جاتا ہے۔

سبق 19 — مرزا غالب (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: مرزا غالب اردو کے کیسے شاعر ہیں؟
(الف) سب سے عظیم (ب) عام (ج) کم معروف (د) نئے

سوال 2: غالب کی شاعری کا بنیادی موضوع کیا ہے؟
(الف) فکر، فلسفہ اور زندگی کے سوالات (ب) صرف کھیل (ج) صرف دولت (د) صرف سیاست

سوال 3: غالب کی زبان کیسی ہے؟
(الف) مشکل مگر معنی سے بھرپور (ب) سادہ اور سطحی (ج) بے معنی (د) غیر ملکی

سوال 4: غالب کس شہر کے تھے؟
(الف) دلی (ب) لاہور (ج) کراچی (د) لکھنؤ

سوال 5: فلسفہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) زندگی اور کائنات کے بارے میں گہری سوچ (ب) کھیل (ج) دولت (د) طاقت

سوال 6: غالب کے خطوط کی کیا اہمیت ہے؟
(الف) اردو نثر کی بہترین مثال (ب) بے کار (ج) مشکل (د) نامکمل

سوال 7: غالب کی شاعری میں کیا امتزاج ہے؟
(الف) عقل اور عشق کا (ب) دولت اور شہرت کا (ج) جنگ اور امن کا (د) کچھ نہیں

سوال 8: فکر کا مطلب کیا ہے؟
(الف) سوچ اور غور (ب) سونا (ج) کھیلنا (د) لڑنا

سوال 9: غالب کی شاعری قاری کو کیا کرنے پر مجبور کرتی ہے؟
(الف) سوچنے پر (ب) سونے پر (ج) بھاگنے پر (د) لڑنے پر

سوال 10: غالب کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) شاعری سوچ اور فکر کا آئینہ ہے (ب) شاعری بے کار ہے (ج) شاعری صرف جذبات ہے (د) شاعری مشکل ہے

جوابات کی کلید

1۔ (الف) سب سے عظیم 2۔ (الف) فکر، فلسفہ اور زندگی کے سوالات 3۔ (الف) مشکل مگر معنی سے بھرپور 4۔ (الف) دلی 5۔ (الف) زندگی اور کائنات کے بارے میں گہری سوچ 6۔ (الف) اردو نثر کی بہترین مثال 7۔ (الف) عقل اور عشق کا 8۔ (الف) سوچ اور غور 9۔ (الف) سوچنے پر 10۔ (الف) شاعری سوچ اور فکر کا آئینہ ہے

سبق 20 — بہادر شاہ ظفر (غزل — شاعر)

خلاصہ

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ اور اردو کے معروف شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں غم، جدائی اور اپنے دور کے زوال کی اداسی جھلکتی ہے۔ ظفر کی غزلوں میں دلی کی بربادی اور اپنے وطن سے بچھڑنے کا دکھ ملتا ہے۔ ان کی زبان سادہ اور جذبات سچے ہیں۔ ظفر کی زندگی کا آخری حصہ جلاوطنی میں گزرا اور ان کی شاعری میں اسی درد کی تصویر ملتی ہے۔ ان کا پیغام یہ ہے کہ وطن سے محبت اور اپنی تہذیب کی قدر انسان کی پہچان ہے۔ اس سبق میں ظفر کے اشعار نقل نہیں کیے گئے؛ صرف ان کے فن اور مرکزی خیال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرکزی خیال

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ اور اردو کے معروف شاعر تھے؛ ان کی غزلوں میں وطن سے جدائی اور دلی کے زوال کا غم ملتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

غزل — محبت اور جذبات کی شاعری • **جلاوطنی** — اپنے وطن سے دور رہنے کی حالت • **زوال** — عروج کے بعد گراوٹ • **جدائی** — بچھڑنا، دور ہونا • **تہذیب** — ثقافت اور آداب

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: بہادر شاہ ظفر کون تھے؟

جواب: بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ اور اردو کے معروف شاعر تھے۔

سوال 2: ظفر کی شاعری میں کس کا غم ملتا ہے؟

جواب: ظفر کی شاعری میں دلی کی بربادی اور وطن سے بچھڑنے کا غم ملتا ہے۔

سوال 3: ظفر کی زندگی کا آخری حصہ کہاں گزرا؟

جواب: ظفر کی زندگی کا آخری حصہ جلاوطنی میں گزرا۔

سوال 4: ظفر کی زبان کیسی ہے؟

جواب: ظفر کی زبان سادہ اور جذبات سچے ہیں۔

سوال 5: ظفر کی شاعری کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: وطن سے محبت اور اپنی تہذیب کی قدر انسان کی پہچان ہے۔

سبق 20 — بہادر شاہ ظفر (جاری)

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: بہادر شاہ ظفر سبق کا خلاصہ لکھیں۔

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ اور اردو کے معروف شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں غم، جدائی اور اپنے دور کے زوال کی اداسی جھلکتی ہے۔ ظفر کی غزلوں میں دلی کی بربادی اور اپنے وطن سے بچھڑنے کا دکھ ملتا ہے۔ ان کی زبان سادہ اور جذبات سچے ہیں۔ ظفر کی زندگی کا آخری حصہ جلاوطنی میں گزرا اور ان کی شاعری میں اسی درد کی تصویر ملتی ہے۔ ان کا پیغام یہ ہے کہ وطن سے محبت اور اپنی تہذیب کی قدر انسان کی پہچان ہے۔

سوال 2: ظفر کی شاعری میں وطن سے محبت کی وضاحت کریں۔

ظفر کی شاعری میں وطن سے محبت کا جذبہ بہت نمایاں ہے۔ جب وہ جلاوطنی میں تھے تو انہیں دلی کی گلیاں، اس کی تہذیب اور اپنے لوگ یاد آتے تھے۔ ان کی غزلوں میں وطن سے بچھڑنے کا درد اور واپسی کی آرزو ملتی ہے۔ ظفر کی شاعری ہمیں سکھاتی ہے کہ وطن انسان کی پہچان ہے اور اس سے محبت کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔

سبق 20 — بہادر شاہ ظفر (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: بہادر شاہ ظفر کون تھے؟

(الف) آخری مغل بادشاہ اور شاعر (ب) ایک تاجر (ج) ایک سپاہی (د) ایک استاد

سوال 2: ظفر کی شاعری کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

(الف) وطن سے جدائی اور زوال کا غم (ب) دولت (ج) شہرت (د) کھیل

سوال 3: ظفر کی زندگی کا آخری حصہ کہاں گزرا؟

(الف) جلاوطنی میں (ب) محل میں (ج) دلی میں (د) لاہور میں

سوال 4: جلاوطنی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اپنے وطن سے دور رہنا (ب) وطن میں رہنا (ج) سفر کرنا (د) آرام کرنا

سوال 5: ظفر کی زبان کیسی ہے؟

(الف) سادہ اور جذبات سے بھرپور (ب) مشکل اور بناوٹی (ج) سخت (د) غیر ملکی

سوال 6: زوال کا مطلب کیا ہے؟

(الف) عروج کے بعد گراوٹ (ب) ترقی (ج) کامیابی (د) خوشحالی

سوال 7: ظفر کی شاعری میں کس شہر کی بربادی کا ذکر ہے؟

(الف) دلی (ب) لاہور (ج) کراچی (د) لکھنؤ

سوال 8: جدائی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بچھڑنا (ب) ملنا (ج) خوش ہونا (د) آرام کرنا

سوال 9: وطن انسان کی کیا ہے؟

(الف) پہچان (ب) بوجھ (ج) مصیبت (د) کچھ نہیں

سوال 10: ظفر کی شاعری کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

(الف) وطن سے محبت اور تہذیب کی قدر (ب) وطن سے نفرت (ج) تہذیب کو بھول جانا (د) دولت جمع کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) آخری مغل بادشاہ اور شاعر 2۔ (الف) وطن سے جدائی اور زوال کا غم 3۔ (الف) جلاوطنی میں 4۔ (الف) اپنے وطن سے دور رہنا 5۔ (الف) سادہ اور جذبات سے بھرپور 6۔ (الف) عروج کے بعد گراوٹ 7۔ (الف) دلی 8۔ (الف) بچھڑنا 9۔ (الف) پہچان 10۔ (الف) وطن سے محبت اور تہذیب کی قدر

قواعد و انشا — تیاری کے اہم نکات

قواعد

مذکر و مونث: اسم کی جنس پہچاننے کے لیے اس کے ساتھ استعمال ہونے والے الفاظ دیکھیں، جیسے کتاب مونث ہے اور قلم مذکر ہے۔ کتاب کے اسباق کے اہم الفاظ کی جنس یاد رکھیں۔

واحد جمع: واحد سے جمع بنانے کے قواعد یاد رکھیں، جیسے کتاب سے کتابیں، قلم سے قلموں اور استاد سے اساتذہ۔ جمع کی درست صورت لکھنے کی مشق کریں۔

مترادف و متضاد: ہر سبق کے اہم الفاظ کے مترادف (ہم معنی) اور متضاد (الٹ معنی) الفاظ یاد رکھیں، جیسے محبت کا متضاد نفرت اور روشنی کا متضاد اندھیرا ہے۔

محاورے: عام محاوروں کے معنی اور استعمال یاد رکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کریں۔ محاورے کو جملے میں درست جگہ پر لگانا ضروری ہے۔

انشا

مضمون: مضمون کا تعارف، اہم نکات اور اختتام ترتیب سے لکھیں۔ سادہ اور صاف زبان استعمال کریں اور ہر پیراگراف میں ایک نکتہ بیان کریں۔

خط یا درخواست: خط میں مخاطب، سلام، مقصد اور اختتام درست ترتیب سے لکھیں۔ درخواست میں اپنا مقصد صاف اور ادب سے بیان کریں۔

مکالمہ: مکالمہ دو افراد کی بات چیت ہوتی ہے؛ اس میں قدرتی زبان، سوال و جواب اور موضوع سے متعلق باتیں شامل کریں۔

تشریح: نثر کے پیراگراف یا نظم و غزل کی تشریح میں پہلے مرکزی خیال بیان کریں، پھر مشکل الفاظ کے معنی اور آخر میں سبق کا پیغام لکھیں۔ تشریح اپنے الفاظ میں لکھیں۔

> **یاد رکھیں:** یہ نوٹس اصل تحریر ہیں اور کتاب کے متبادل نہیں۔ امتحان کی تیاری کے لیے اپنی کتاب کو ساتھ رکھ کر پڑھیں اور بورڈ کے تازہ ماڈل پرچے سے پیپر پیٹرن کی تصدیق کریں۔